www.KitaboSunnat.com

غازی عزیر

تسویۃ الصّفوف کے احکام و مسائل

تسویۃ الصفوف کا معنی

"تسویۃ الصفوف" کا معنی امام نوویؒ یوں بیان فرماتے ہیں:

"تسویۃ الصفوف، یعنی صفوں کو برابر اور سیدھی کرنے سے مراد "اتمام الاول فالاول" صفوں میں جو خلا یا شگاف ہوں، انہیں بند کرنا اور نماز کے لئے صف میں کھڑے ہونے والوں کی اس طرح محاذات (برابری) ہے کہ کسی فرد کا سینہ یا کوئی دوسرا عضو اس کے پہلو میں کھڑے دوسرے نمازی سے آگے نہ بڑھنے پائے۔ اسی طرح جب تک پہلی صف پوری نہ ہو، دوسری صف بنانا غیر مشروع ہے اور جب تک اگلی صف مکمل نہ ہو جائے کسی نمازی کا پچھلی صف میں کھڑا ہونا بھی درست نہیں ہے" (۵)

حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

"تسویۃ الصفوف سے مراد صف میں نمازیوں کا ایک ہی سمت میں علی الاعتدال کھڑے ہونا نیز صف میں جو خلل واقع ہو اسے بند کرنا ہے" (۶)

تسویۃ الصفوف کی فضیلت

تسویۃ الصفوف کی فضیلت میں بہت سی احادیث مروی ہیں، جن میں سے چند احادیث ذیل میں پیش خدمت ہیں:

(۱) جو مسلم اپنی صف کو پوری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس شخص پر صلوۃ و سلام (رحمت) بھیجتے ہیں، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ و ملائکتہ یُصَلُّوْنَ علی الذین یَصِلُوْنَ الصفوف (۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان نمازیوں پر صلوۃ و سلام (رحمت) بھیجتے ہیں جو صفوں کو جوڑتے یا ملاتے ہیں"

اس حدیث کی تخریج امام حاکم اور ابن ماجہ [۸] نے بھی کی ہے۔ امام حاکمؒ فرماتے ہیں: صحیح علی شرط مسلم" اور ابن ماجہ نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: "ومن سدّ فرجة رفعه الله بها درجة" یعنی جس نے صف میں چھوٹی ہوئی جگہ بند کی، اللہ تعالیٰ اس سے اس کا درجہ بلند فرماتا ہے۔ لیکن یہ زیادت ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی اسماعیل بن عیاش حجازیوں سے روایت کرنے میں محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ محدث عصر علامہ محمد ناصرالدین الالبانی حفظہ اللہ نے مذکورہ بالا حدیث کی صحت بیان کی ہے۔ [۹]

بعض روایات میں " على الذين يَصِلون الصفوف" کی بجائے " على ميامن الصفوف" (یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں میں داہنی جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں) بھی وارد ہے۔ [۱۰] اگرچہ علامہ ابن حجر عسقلانی و منذری رحمہما اللہ نے اس کی تحسین فرمائی ہے، لیکن علامہ محمد ناصرالدین الالبانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"أخطأ في متنه بعض رواته فقال على ميامن الصفوف و خالفه جماعة من الثقات فرووه بلفظ على الذين يصلون الصفوف، وهو الصواب" [۱۱]

واضح رہے کہ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر صلوۃ و سلام بھیجنے سے مراد ملاءُ الاعلیٰ پر ان بندوں کا ذکر فرمانا نیز ان پر رحمت بھیجنا ہے اور فرشتوں کے صلوۃ و سلام بھیجنے سے مراد اللہ کے ان بندوں کے لئے دعاء (رحمت) و استغفار کرنا ہے، جیسا کہ علامہ مناویؒ نے بیان کیا ہے:

"اى يستغفرون لاهله" [۱۲]

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من وصل صفّا وصله الله و من قطع صفّا قطعه الله" [۱۳]

"جو صف ملائے گا، اللہ تعالیٰ بھی اسے (اپنی رحمت سے) ملائے گا اور جو صف کو کاٹے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹے گا"

امام حاکمؒ نے اس حدیث کو "صحیح علی شرط مسلم" قرار دیا ہے۔ امام ذہبیؒ نے "تلخیص المستدرک" میں امام حاکمؒ کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔ امام نوویؒ نے "المجموع" [۱۴] میں اور علامہ الالبانی حفظہ اللہ نے "صحیح الترغیب والترہیب" [۱۵] میں اس کو "صحیح" قرار دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ مناوی ؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

" وصلہ اللہ " سے مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل اس کی نیکی میں زیادتی فرماتا ہے اسے دوست رکھتا ہے اور اسے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے۔ اور " قَطَعَہُ اللہ " سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر سے مزید نیکی کو قطع فرما دیتا ہے " (١٦)

اور علامہ جلال الدین سیوطی ؒ فرماتے ہیں:

" رسول اللہ ﷺ کے ارشاد میں " وصل صفًا " کا مطلب یہ ہے کہ اگر صف میں خلا تھا تو اس کو بند کر دیا یا اگر صف پوری نہ تھی تو اسے مکمل کر دیا اور " قطع " کا مطلب یہ ہے کہ صفوں کے درمیان کوئی شخص بلا نماز بیٹھ گیا، یا صف کے درمیان خلا میں کسی داخل ہونے والے کو دخول سے روکا، واللہ تعالیٰ اعلم " (١٧)

(٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" وما من خطوۃ اعظم أجرا من خطوۃ مشاھا رجل الی فرجۃ فی الصف فسدھا (١٨) "

" کوئی قدم اٹھانا اتنا بڑا اجر والا نہیں ہے جتنا وہ قدم ہے کہ جس کو اٹھا کر کوئی شخص صف میں خلا کی طرف جائے اور اسے بند کر دے "

علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے اس حدیث کو " حسن " (١٩) قرار دیا ہے۔

(٤) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

" من سد فرجۃ رفعہ اللہ بھا درجۃ وبنی لہ بیتا فی الجنۃ " (٢٠)

اس حدیث کا شطر اول سنن ابن ماجہ میں بھی ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے اس کو " صحیح (٢١) " قرار دیا ہے۔

(٥) حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

" من سد فرجۃ فی الصف غُفر لہ " (٢٢)

علامہ ہیثمی ؒ نے اس کی اسناد کو " حسن (٢٣) " قرار دیا ہے۔

صفِ اول کی فضیلت

صف اول کی فضیلت میں بطور خاص جو احادیث وارد ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

(١) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ وملائکتہ یُصلّون علی الصف الاول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف اول پر صلوۃ و سلام بھیجتے ہیں"

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ، امام احمد، ابو داؤد [۲۴] اور حاکم رحمہم اللہ نے کی ہے۔ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے اس کو "صحیح" [۲۵] قرار دیا ہے۔ یہی حدیث حضرت ابی امامہؓ سے "مسند احمد" [۲۶] میں، حضرت براء بن عازب سے "شرح السنۃ" [۲۷] میں اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے "مسند احمد" اور "مسند البزار" میں بھی مروی ہے۔ علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ "اس کے رجال ثقات ہیں" [۲۸] شیخ البانی حفظہ اللہ نے اسے "حسن" [۲۹] قرار دیا ہے۔

(۲) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"ان رسول اللہ ﷺ کان یستغفر للصف المتقدم ثلاثا و للثانی مرۃ"

"بیشک رسول اللہ ﷺ اگلی صف کے لئے تین بار اور دوسری صف کے لئے ایک بار دعاء مغفرت فرماتے تھے" [۳۰]

اس حدیث کو امام نسائی، احمد بن حنبل، ابن خزیمہ اور حاکم رحمہم اللہ نے بھی روایت کیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں:

"صحیح علی شرطھما ولم یخرجا للعرباض"

علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے اس پر صحت کا حکم لگایا ہے۔ [۳۱]

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا إلا أن یستھموا علیہ لاستھموا" [۳۲]

"اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں شامل ہونے میں کتنا اجر ہے تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی کرتے ہوئے پائے جائیں گے"

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی مروی ہیں:

"لو تعلمون ما فی الصف المقدّم لکانت قرعۃ" [۳۳]

حضرت عامر بن مسعود القرشی رضی اللہ عنہ (جن کی صحابیت مختلف فیہ ہے) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [۳۴]

"لو یعلم الناس ما فی الصف الاول ما صفوا فیہ الا بقرعۃ او سھمۃ"

علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ "اس کے رجال ثقات ہیں" [۳۵]

علامہ ابن رشد القرطبیؒ فرماتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس امر پر علماء کا اتفاق ہے کہ صفِ اول مرغب فیہ ہے" (۳۶)

لیکن "صف اول" کی تعبیر میں بعض علماء نے اختلاف کیا ہے، چنانچہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ "الصف الاول" نماز کے لئے مسجد میں جلد آنے سے تعبیر ہے، خواہ کوئی آخری صف ہی میں نماز پڑھے، چنانچہ بشیر بن حارث سے پوچھا گیا کہ "آپ مسجد میں تو جلدی آتے ہیں لیکن نماز آخری صف میں کیوں پڑھتے ہیں؟" تو انہوں نے جواب دیا کہ "یہاں قربُ القلوب مقصود ہے، قرب الاجساد مقصود نہیں ہے۔" لیکن یہ ایک غریب قول ہے، احادیث اس تاویل کی قطعاً اجازت نہیں دیتی ہیں بلکہ صریحاً تردید کرتی ہیں۔ امام ابن حزم الظاہری فرماتے ہیں:

"قرعہ اندازی اس جگہ ہوتی ہے جس میں سب کے لئے گنجائش نہ ہو اور اس کے باعث باہمی اختلاف ہو، پس اگر الصف الاول سے مراد مسجد میں جلدی آنا ہو، جیسا کہ بعض لا حاصل کلام کرنے والوں کا قول ہے، تو قرعہ اندازی فضول اور بیکار ہوگی کیونکہ جلد آنے میں تو کوئی ایسا امر مانع نہیں ہوتا کہ جس کے لئے قرعہ اندازی کی حاجت ہو۔" (۳۷)

علامہ شوکانی (نے "نیل الاوطار" (۳۸) میں)، امام نووی اور ابن حجر عسقلانی رحمہم اللہ نے بھی اس تاویل کو نقل کرنے کے بعد اس کی تردید فرمائی ہے۔

حافظ ابن عبدالبر نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ "جو شخص مسجد میں اول وقت آئے لیکن صف اول میں داخل نہ ہو وہ اس شخص سے افضل ہے جو آخر میں تو آئے لیکن صف اول میں داخل ہونے کے لئے مزاحمت کرے" —— حافظ ابن حجر عسقلانی، امام ابن عبدالبر کا یہ قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"اس بارے میں ابن عبدالبر کے پاس کوئی دلیل نہیں، جیسا کہ کسی پر مخفی نہیں ہے۔" (۳۹)

امام نووی نے بھی مذکورہ بالا دونوں اقوال کو "صریحاً غلط" قرار دیا ہے۔ (۴۰)

پس معلوم ہوا کہ "الصف الاول" سے مراد مطلقاً اور بلا تاویل وہ صف ہے جو کہ امام سے ملی ہوتی ہے۔ بعض علماء نے امام کے پیچھے پہلی صف کو صف اول قرار دیا ہے۔ (۴۱) امام نووی و ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ کے نزدیک یہی "صحیح مختار" اور "محققین کا مصرح" قول ہے۔ (۴۲)

صف اول کے بعض دیگر فضائل و مزایا بیان کرتے ہوئے علماء فرماتے ہیں:

"المسارعة الى خلاص الذمة والسبق لدخول المسجد و القرب من

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الامام و استماع قراء ته و التعلم منه والفتح عليه والتبليغ عنه والسلامة من اختراق المارة بين يديه و سلامة البال من رؤية من يكون قدامه و سلامة موضع سُجوده من أذيال المصلين" (۴۳)

تسویۃ الصفوف کی اہمیت

علامہ ابن رشد القرطبیؒ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کے حکم کے ثبوت کی بنا پر صف اول کی طرح تراص الصفوف اور تسویۃ الصفوف کے مرغب فیہ ہونے پر علماء کا اتفاق ہے" (۴۴)

جن امور کے باعث تسویۃ الصفوف کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، وہ حسبِ ذیل ہیں:

(۱) تسویۃ الصفوف اقامتِ نماز میں سے ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"سوّوا صفوفكم فان تسوية الصفوف من اقامة الصلاة" (۴۵)

"اپنی صفوں کو برابر کرلو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا بھی اقامتِ نماز میں سے ہے"

بعض روایات میں "من اقامة الصلاة" کی بجائے "من تمام الصلاة" کے الفاظ بھی وارد ہیں (۴۶) ان احادیث اور امام بخاریؒ کے قائم کردہ "باب اقامة الصف من تمام الصلاة (۴۷)" سے مستفاد ہوتا ہے کہ صفیں برابر اور سیدھی کرنا نماز کے قائم کرنے اور اس کے اتمام میں داخل ہے، پس صفوں کا ٹیڑھا ہونا نقصان نماز کا موجب ہوا، واللہ اعلم

امام ابن حزمؒ نے "من اقامة الصلاة" کے الفاظ سے صفوں کی درستگی اور برابر کے وجوب پر اس طرح استدلال فرمایا ہے:

"لان اقامة الصلاة واجبة وكل شيئ من الواجب واجب (۴۸)"

"(صف کا سیدھا کرنا اقامتِ نماز میں سے ہے۔ لہٰذا یہ بھی فرض ہے) کیونکہ اقامت نماز فرض ہے اور جو فرض کا جزء ہو وہ بھی فرض ہوتا ہے"

لیکن حافظ ابن حجر عسقلانیؒ، امام ابن حزمؒ کے اس استدلال پر یوں تعاقب فرماتے ہیں:

"ولا يخفى ما فيه ولا سيما وقد بيّنّا ان الرواة لم يتفقوا على هذه العبارة" (۴۹)

"اس استدلال کا ضعف مخفی نہیں ہے خصوصاً جبکہ ہم نے یہ بیان کیا ہے کہ رواۃ اس عبارت پر متفق نہیں ہیں"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن علامہ احمد محمد شاکرؒ، ابن حجر عسقلانیؒ پر نقد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ابن حزمؒ نے دونوں عبارتوں سے استدلال کیا ہے اور آپ کی دلیل صحیح اور قوی ہے"

پس واضح ہوا کہ اللہ عزوجل کے ارشاد ﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ ﴾ (۵۰) سے مراد یہ ہے کہ تمام ارکان و سنن کی تعدیل و رعایت کے ساتھ نماز قائم کرو اور چونکہ نبی ﷺ نے تسویۃ الصفوف کو اقامتِ نماز میں سے قرار دیا ہے، لہٰذا جو شخص صف کو برابر اور سیدھی نہیں کرتا تو وہ نماز کو اس طرح قائم نہیں کرتا جس طرح کہ اس کی اقامت کا حق ہے۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ تسویۃ الصفوف سے متعلق بعض احادیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"ان احادیث میں تسویۃ الصفوف کے اہتمام کی واضح دلیل موجود ہے اور اس بات کی بھی کہ تسویۃ الصفوف اتمام الصلوۃ میں سے ہے اور اس بات کی بھی کہ صف میں کوئی نمازی دوسرے نمازیوں سے آگے پیچھے نہ ہو اور اس بات کی بھی کہ ہر نمازی کو چاہئے کہ وہ اپنا کندھا، بازو، قدم اور ٹخنہ اپنے قریبی ساتھی کے بازو، کندھے، قدم اور ٹخنے سے ملالے۔ لیکن افسوس کہ آج مسلمانوں نے یہ سنت ترک کردی ہے اور اگر آج کوئی ایسا کرے تو لوگ جنگلی گدھے کی طرح بدک اٹھتے ہیں۔" فانا للہ وانا الیہ راجعون" (۵۱)

(۲) تسویۃ الصفوف مسلمانوں کے ایک دوسرے کو دوست رکھنے نیز ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی اور صِلہ رحمی کرنے کی عظیم ترین دلیل ہے، چنانچہ اگر آپ نمازیوں کو ایک سیدھی اور استوار شدہ صف میں خوب مل جل کر اور گتھی ہوئی حالت میں کھڑا ہوا دیکھیں حتیٰ کہ ہر نمازی کا بازو اور کندھا اس کے ساتھ والے دوسرے نمازی کے بازو اور کندھے سے نیز اس کا قدم اس کے ساتھی نمازی کے قدم سے ملا ہوا ہو تو بلاشبہ ان کی یہ حالت ان کے درمیان باہمی اُلفت و محبت، اتحاد و اتفاق اور مودّت و صِلہ رحمی پر ہی دلالت کرتی ہے۔ برخلاف اس کے اگر آپ انہیں ایک دوسرے سے دور اور بکھری ہوئی حالت میں کھڑا ہوا دیکھیں تو ان کی یہ حالت ان کے دلوں میں نفرت، بغض و عناد اور اختلافات پر دلالت کرتی ہے اور یہ چیز رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کے عین مصداق ہے جو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے:

"قال: کان رسول اللہ ﷺ یسوی صفوفنا فخرج یوما فرأی رجلا خارجا صدره عن القوم فقال رسول اللہ: لتسوّنّ صفوفکم اولیخالفنّ اللہ بین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجوهكم"
"فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں برابر کرتے رہتے تھے۔ پھر ایک دن آپ تشریف لائے اور آپ نے ایک شخص کا سینہ دوسرے لوگوں سے باہر نکلا ہوا دیکھا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ تم ضرور ہی اپنی صفیں برابر کرلو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کو بدل دے گا" (۵۲)

سنن ابی داؤد (۵۳) میں "او ليخالفن الله بين قلوبكم" "یعنی ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت پیدا کردے گا" اور سنن الدارقطنی (۵۴) " میں "فوالله لتتمن صفوفكم او لتختلفن قلوبكم" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

"اس وعید (شدید) کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس وعید سے مراد حقیقتاً تشویہ الوجہ اور تحویل خلق ہے، یعنی اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو مسخ کردے گا، جیسا کہ نماز میں امام سے قبل مقتدی کے سر اٹھانے کے بارے میں ایک دوسری وعید میں رسول اللہ ﷺ سے یوں مروی ہے: "ان يجعل الله رأسه رأس الحمار" اور بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ وعید مجاز پر محمول ہے، جیسا کہ امام نووی وغیرہ کا خیال ہے" (۵۵)

آگے چل کر حافظ ابن حجر عسقلانی، شمس الحق عظیم آبادی اور عبدالرحمن مبارکپوری رحمہم اللہ نے امام نووی رحمہ اللہ کا قول یوں نقل فرمایا ہے:

"امام نووی" نے اسکے معنی یہ بتائے ہیں کہ تمہارے درمیان بغض و عداوت، باطنی کدورت اور دلوں میں اختلاف واقع ہو جاتا ہے، جس طرح کہ تم کہتے ہو کہ فلاں کا چہرہ مجھے دیکھ کر متغیر ہو گیا تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میرے لئے اس کے چہرہ پر کراہیت کے آثار نمودار ہوگئے۔ صفوں میں نمازیوں کی باہمی مخالفت ان کے ظواہر میں بھی مخالفت پر منتج ہوتی ہے اور ظاہری اختلاف کا سبب باطنی اختلاف ہی ہوتا ہے۔ اس امر کی تائید ابوداؤد وغیرہ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے: "او ليخالفن الله بين قلوبكم" (۵۶)

پس معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازیوں کے دلوں میں اختلاف اور ان کے درمیان بغض و عداوت نیز انتشار کا سبب صف میں ان کے اختلاف کو قرار دیا ہے اور یہی وہ چیز ہے جو کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے بارے میں شیطان اور اس کے اعوان کو حد درجہ محبوب ہے۔ اللہ عزوجل ہم سب کو ان تمام امور سے دور رکھے جو کسی مسلمان کو اس کے دوسرے مسلم بھائی سے دوری کا سبب بنیں، آمین

(۳) تسویۃ الصفوف ہماری اس امت کو سابقہ تمام امتوں سے ممتاز کرتی ہے:

اللہ عزوجل نے اس کے ذریعہ ہمیں دوسری تمام امتوں پر فضیلت بخشی ہے، چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"فضّلنا علی الناس بثلاث: جعلت صفوفنا کصفوف الملائکة.....الخ" (۵۷)

"ہمیں تمام انسانوں پر تین اعتبار سے فضیلت بخشی گئی ہے (جن میں سے ایک یہ ہے کہ) ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند قرار دیا ہے....الخ"

اس حدیث کو امام احمد، مسلم، بیہقی، اور بقول سیوطی امام نسائی نے روایت کیا ہے۔ علامہ محمد ناصرالدین الالبانی حفظہ اللہ نے اس پر "صحیح" (۵۸) کا حکم لگایا ہے۔

پس تسویۃ الصفوف ہمارے امتیازی فضائل میں سے ایک ہے، چنانچہ ہمیں اس بات کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ اس کام کو ہرگز ترک نہ کریں جس کے باعث اللہ عزوجل نے ہمیں تمام امتوں پر فضیلت بخشی ہے۔

(۴) تسویۃ الصفوف نماز میں نمازیوں کے لئے شیطان کی مداخلت اور تشویش و وساوس پیدا کرنے کے جملہ وسائل کو مسدود کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے:

پس جو نمازی صفوں میں ایک دوسرے سے خوب مل کر نماز ادا کرتے ہیں اور اگر اس میں کوئی خلا ہو تو اسے بند کرتے ہیں، درحقیقت وہ اپنے درمیان شیطان کے لئے کوئی جگہ نہیں چھوڑتے کہ وہ ان کے درمیان داخل ہوکر ان کی نمازوں میں خلل اندازی کرسکے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"سوّوا صفوفکم و حاذوا بین مناکبکم ولینوا فی ایدی اخوانکم وسدّوا الخلل فان الشیطان یدخل فیما بینکم بمنزلة الحذف" (۵۹)

"اپنی صفوں کو برابر کرلو اور اپنے کندھے برابر رکھو اور اپنے بھائیوں میں نرم ہوجاؤ اور درمیانی خلاء کو بند کردو کیونکہ شیطان بھیڑ کے بچے کی مانند تمہارے درمیان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہوتا ہے"

اس کی تخریج امام احمدؒ نے اپنی "مسند" میں کی ہے۔ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ 'صحیح الترغیب و الترہیب" میں فرماتے ہیں: "رواہ احمد باسناد لا باس به والطبرانی وغیرہ" (۶۰) علامہ ہیثمیؒ بھی فرماتے ہیں: "رجال احمد موثقون" (۶۱) لیکن علامہ الالبانی نے 'تحقیق المشکاۃ" میں اس حدیث کو فرج ابن فضالہ کی موجودگی کے باعث معلول کیا ہے، فرماتے ہیں: "فقد سئل الدارقطني عنها فقال هذا كله غريب" (۶۲)

اس حدیث کا راوی فرج ابن فضالہ اکثر محدثین کے نزدیک مجروح ہے۔ یحییٰ بن معین اور نسائی رحمہما اللہ نے اسے "ضعیفُ الحدیث" اور امام بخاریؒ نے "منکر الحدیث" بتایا ہے۔ امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں "اسانید کو اُلٹ پلٹ کر دیتا تھا اور واہیات متون کو صحیح اسانید کے ساتھ جوڑ دیتا تھا، اس کے ساتھ احتجاج درست نہیں ہے۔" حافظ ابن حجر نے اس کو "ضعیف" قرار دیا ہے، لیکن "فتح الباری" میں لکھتے ہیں کہ "امام احمد وغیرہ نے اس کی توثیق بھی کی ہے" ابن فضالہ کے تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۶۳) کے تحت مذکورہ کتب کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالکؓ کی ایک مرفوع حدیث میں یہ الفاظ مروی ہیں:

"رصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالاعناق فوالذي نفسي بيده اني لارى الشيطان يدخل من خلل الصف كانها الحذف" (۶۴)

اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایک موقوف حدیث میں مروی ہے:

"سوّوا صفوفكم فان الشيطان يتخلّلها كالحذف" (۶۵)

علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ "اس کے رجال ثقات ہیں۔" (۶۶)

پس معلوم ہوا کہ جب تک شیطان نمازیوں سے دور رہتا ہے، ان کی نمازوں میں خشوع و خضوع کی زیادتی رہتی ہے، اور خشیت الٰہی کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ﴾ (۶۷)

"تحقیق ان مومنوں نے فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں"

تسویۃ الصفوف کا حکم

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"احسنوا اقامة الصفوف في الصلاة" (٦٨)

علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں: "اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں" (٦٩)

ایک اور حدیث میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اياكم والفرج يعني في الصلاة" (٧٠)

علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ "اس کے رجال ثقات ہیں" (٧١)

امام بخاریؒ نے اپنی "الجامع الصحیح" میں ایک باب اس عنوان کے ساتھ قائم کیا ہے: "باب اثم من لم يتم الصفوف" یعنی "جو شخص صفیں پوری نہ کرے اس کے گناہ کا باب" ——— اس ترجمۃ الباب سے امام رحمہ اللہ نے یہ فقہی مسئلہ نکالا ہے کہ تسویۃ الصفوف واجب ہے اور اس کا تارک گناہگار، اور کیوں نہ ہو جبکہ احادیثِ نبوی کے مطابق اس کو تسویۃ الصفوف کا حکم دیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"یہاں اس بات کا احتمال پایا جاتا ہے کہ امام بخاریؒ نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد: "سوّوا صفوفكم" میں پائے جانے والے صیغہ امر اور آپؐ کے حکم: صلوا كما رأيتموني أصلّي (نماز ٹھیک اسی طرح پڑھو جس طرح کہ تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے) کے عموم اور تسویۃ کے ترک کرنے کے بارے میں جو وعید وارد ہے ان سب کے پیش نظر تسویۃ الصفوف کے وجوب کا حکم اخذ کیا ہو" (٧٢)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نبی ﷺ کی حدیث: تسوّن صفوفكم اوليخالفن الله بين وجوهكم" (یعنی تم ضرور ہی اپنی صفیں برابر کرلو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے بدل دے گا") کی شرح میں مزید فرماتے ہیں: (٧٣)

"اس میں مخالفت پر گناہ کی جنس کی وعید کے وقوع کا لطیف نکتہ موجود ہے، لہٰذا تسویۃ الصفوف واجب ہے اور اس بارے میں کسی بھی طرح کی افراط و تفریط حرام ہے"

امام ابن حزم الظاہریؒ فرماتے ہیں کہ:

"یہ شدید قسم کی وعید ہے اور وعید کسی گناہ کبیرہ پر ہی ہوا کرتی ہے" (٧٤)

جو لوگ تسویۃ الصفوف کے مستحب ہونے کے قائل ہیں، ان کی تردید فرماتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"....... بلکہ نبی ﷺ نے تو نمازیوں کو صفوں کی تعدیل و تقویم نیز صفوں میں ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے ساتھ خوب گتھ کر کھڑے ہونے اور درمیان کے شگافوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو شخص صفوں کے خلل بند کرنے میں پہل کرے وہی اول ہے۔ یہ تمام چیزیں حسبِ امکان نمازیوں کے بطریقہ احسن اجتماع میں تحقیق مبالغہ سے عبارت ہیں۔ اگر اصطفاف واجب نہ ہوتا تو ایک شخص کا دوسرے شخص کے آگے پیچھے کھڑا ہونا اور نماز میں اپنی جگہ سے حرکت کرنا بھی جائز ہوگا۔ لیکن ہر وہ شخص جس کو کچھ بھی علم ہے بخوبی جانتا ہے کہ یہ مسلمانوں کی نماز کا طریقہ نہیں ہے۔ اگر یہ چیز جائز ہوتی تو کم از کم ایک مرتبہ مسلمانوں نے ضرور ایسا کیا ہوتا، بلکہ اگر اسی طرح صف بلا ترتیب اور بلا نظم و ضبط ہو تو اس چیز کی مخالفت کے بارے میں نبی ﷺ نے ہمیں مطلع فرمایا ہے اور ممانعت تو تحریم کی متقاضی ہوتی ہے.... الخ" (۷۵)

شارح ترمذی علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری ؒ فرماتے ہیں:

"یہ حدیث بظاہر تسویۃ الصفوف کے وجوب پر دلالت کرتی ہے" (۷۶)

علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ بھی فرماتے ہیں:

"حق یہ ہے کہ صفوں کے خلل کو بند کرنا واجب ہے" (۷۷)

تسویۃ الصفوف کی کیفیت

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ نمازی صفیں کس طرح پوری کریں؟ اس کا تفصیلی جواب ہم ان شاء اللہ ذرا آگے چل کر دیں گے۔ اس سلسلہ میں پہلے چند احادیث پیش خدمت ہیں:

(۱) حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا:

"خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال ألا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربهم؟ قال یتمون الصفوف المتقدمۃ و یتراصون فی الصف" (۷۸)

"ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کیا تم اس طرح صف بندی نہیں کرتے جس طرح کہ فرشتے اپنے رب کے حضور صفیں باندھتے ہیں؟ ہم نے پوچھا کہ فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: پہلے اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خوب گتھ کر (سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح) کھڑے ہوتے ہیں"

علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ فرماتے ہیں:

"اس حدیث میں "عند ربهم" سے مراد یہ ہے کہ جب ملائکہ اپنے رب کی اطاعت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے یا اپنے رب کے حضور عرش کے پاس کھڑے ہوتے ہیں اور "یتمون الصفوف المعقدمۃ" سے مراد یہ ہے کہ وہ پہلے اگلی صف کو مکمل کرتے ہیں اور جب تک پہلی صف مکمل نہ ہو جائے، دوسری صف میں کھڑے ہونا شروع نہیں کرتے اور جب تک دوسری صف مکمل نہ ہو تیسری میں، اسی طرح جب تک تیسری مکمل نہ ہو چوتھی صف میں نہیں کھڑے ہوتے، وھکذا إلی آخرھا" (۷۹)

لہٰذا تمام نمازیوں کو چاہئے کہ پہلی صف کی عظیم فضیلت کے پیش نظر اس میں کھڑے ہونے کے لئے سبقت کی کوشش کریں، پھر اس کے بعد والی صفوں کو پورا کریں، اور اول تو اول ہی ہے۔

(۲) اسی طرح نمازیوں کو پہلی صف کی تکمیل اور اتمام کے دوران حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اس حدیث کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے، بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لیَلِینی منکم أولوا الاحلام والنُّھیٰ، ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وھیشات الاسواق" (۸۰)

"(صف میں) وہ لوگ میرے قریب رہیں جو بالغ اور عقلمند نیز صاحب تمیز ہیں، پھر جو ان سے قریب ہیں، پھر جو اُن سے قریب ہیں۔ الگ الگ نہ رہو ورنہ تمہارے دل بھی الگ الگ ہو جائیں گے اور بازاری اختلاط، منازعت، خصومات اور شور و غوغا سے اپنے آپ کو بچاؤ"

امام نوویؒ فرماتے ہیں: (۸۱)

"اس حدیث کے مطابق امام کے قریب افاضل کی تقدیم افضل ہے کیونکہ وہ اکرام کے زیادہ مستحق ہیں، اور اس لئے بھی کہ کبھی امام کو استخلاف کی ضرورت پیش آجاتی ہے، پس وہ استخلاف کے بھی زیادہ مستحق ہو سکتے ہیں اور اس لئے بھی کہ وہ دوسرے نمازیوں کے مقابلہ میں باریک بینی سے اور اچھی طرح امام کے سہو پر اُسے متنبہ کر سکیں، صفتِ صلوۃ کو اچھی طرح ضبط کر سکیں یعنی کو دوسروں تک نقل کر سکیں، لوگوں کو اس کی تعلیم دے سکیں اور امام کے پیچھے ان کے افعال کی اقتداء کر سکیں"

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"بالغ اور عقلمند لوگ اپنے شرف کی بناء پر میرے قریب رہیں، اور اس کے لئے بھی کہ وہ آں ﷺ کی نماز پر مزید احتیاط و اہتمام اور ضبط کی نگاہ رکھ سکیں اور اگر کوئی حادثہ یا عارضہ پیش آجائے تو امامت میں وہ آپ کے قائم مقام بن سکیں" (۸۲)

امام بغویؒ نے بھی حدیثِ زیر مطالعہ کی تقریباً یہی توجیہ فرمائی ہے۔ (۸۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امام کے عین پیچھے ان نمازیوں کو کھڑے ہونا چاہئے جو بالغ، عقلمند، دین کا زیادہ علم رکھنے والے اور صاحبِ تمیز ہوں، پھر جو اِن اوصاف میں اُن کے قریب تر ہوں۔ احتیاط ایسا اس لئے کہ اگر امام سے کوئی خطا ہو جائے تو وہ اس کو لقمہ دے سکیں یا اچانک اگر کوئی حادثہ یا مصیبت پیش آجائے تو امام کے قائم مقام بن سکیں۔

جہاں تک تسویۃ الصفوف کی کیفیت کا تعلق ہے تو حضرت انس بن ملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اقیموا صفوفکم فانی اراکم من وراء ظهری، وکان احدنا یلزق منکبه بمنکب صاحبه وقدمه بقدمه" (۸۴)

"اپنی صفیں سیدھی کرو کیونکہ میں تم کو پس پشت بھی دیکھ لیتا ہوں۔ (حضرت انسؓ کہتے ہیں) کہ ہم میں سے ہر شخص اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے اور اپنا قدم دوسرے کے قدم سے ملا دیتا تھا"

حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے یہ الفاظ بھی مروی ہیں:

"انی لانظر من ورائی کما انظر من بین یدی، سوّوا صفوفکم واحسنوا رکوعکم وسجودکم" (۸۵)

علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ "اس کے رجال ثقات ہیں" (۸۶)

حضرت انسؓ ہی کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں: (۸۷)

"استووا، استووا فواللہ انی لاراکُ من خلفی کما اراکم من بین یدی"

اوپر جس طرح حضرت انس بن مالکؓ نے اپنا مشاہدہ بیان کیا، اسی طرح نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

فرأیت الرجل یلزق منکبه بمنکب صاحبه ورکبته برکبة صاحبه وکعبه بکعبه" (۸۸)

"پھر میں نے دیکھا کہ نمازی اپنا کندھا اور بازو اپنے ساتھی کے کندے اور بازو سے اور اپنا گھٹنہ اس کے گھٹنے سے اور اپنا ٹخنہ اس کے ٹخنے سے ملا دیتا تھا"

علامہ محمد ناصرالدین الالبانی نے اس کی تصحیح فرمائی ہے۔ (۸۹)

دارقطنی کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں:

"فرأیت الرجل منا یلزق کعبه بکعب صاحبه ورکبته برکبته و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکبہ بمنکبہ" (۹۰)

افسوس کہ ہمارے علماءِ حنفیہ اپنی کتابوں میں وہ حدیثیں تو بیان کرتے ہیں جن میں صفیں سیدھی اور برابر کرنے کا حکم مذکور ہے لیکن وہ حدیثیں بیان نہیں کرتے جن میں خوب مِل کر کھڑے ہونے کا حکم مروی ہے، فانا للہ وانا الیہ راجعون

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب و سدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله" (۹۱)

"صفوں کو قائم کرو، اپنے کندھوں اور بازوؤں کو برابر کرو اور (صفوں کے اندر کے) شگاف کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور (صفوں کے بیچ میں) شیطان کے لئے جگہ نہ چھوڑو۔ جو شخص صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے (اپنی رحمت اور عنایتِ کاملہ سے) ملائے گا اور جو شخص صف کو کاٹے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹے گا"

امام ابوداؤد رحمہ اللہ: "ولینوا بایدی اخوانکم" (اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ) کا یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ:

"اگر کوئی شخص آکر (شگاف ہونے کے باعث) صف میں داخل ہونا چاہے تو ہر نمازی کو چاہئے کہ اس کے لئے اپنے کندھوں اور بازوؤں کو نرم کردے حتی کہ وہ شخص صف میں داخل ہو جائے" (۹۲)

اس بارے میں صاحب "عون المعبود" فرماتے ہیں کہ:

"اگر کوئی شخص صف کو سیدھی اور برابر کرنے کے لئے تمہیں آگے پیچھے کرے تو اس نیکی اور تقویٰ کے کام میں اس کے ساتھ بڑھ چڑھ کر معاونت کرو (خواہ مخواہ اَڑ نہیں جاؤ)" (۹۳)

لیکن اس کے آگے آں رحمہ اللہ جو کچھ لکھتے ہیں بلاشبہ وہ مرجوح قول ہے، فرماتے ہیں:

"اس کی مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس شخص کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ جو تمہیں (اکیلا ہونے کے باعث) صف سے پیچھے کھینچ رہا ہو یعنی اس کے ساتھ موافقت کرتے ہوئے اس کے ساتھ پیچھے ہٹ جاؤ تاکہ اس سے انفراد کا عیب زائل ہو جائے کہ بعض

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ائمہ نے اس کے باعث اس کی نماز کو باطل ٹھہرایا ہے، (پھر آں رحمہ اللہ ابوداؤد کی ایک مرسل حدیث سے اس پر استدلال کرتے ہیں) فانا للہ وانا الیہ راجعون" (۹۴)

بہرحال ان تمام احادیث کی روشنی میں تسویۃ الصوف کی جو کیفیت واضح ہوتی ہے، وہ حسبِ ذیل ہے:

(الف) اقامتِ صفوف

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "اقیموا الصفوف" (صفوں کو قائم کرو) یعنی صفیں برابر کرلو حتیٰ کہ اس میں کوئی کجی اور خم باقی نہ رہے اور کوئی بھی شخص اپنے دوسرے بھائی سے آگے پیچھے یا ٹیڑھا میڑھا کھڑا نہ ہو۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ "اقیموا الصفوف" کی شرح میں فرماتے ہیں: "عدّلوھا وسوّوھا" (۹۵)

حضرت ابوہریرہؓ کی ایک مرفوع حدیث میں نماز کے دوران اقامتِ صفوف کی تحسین کا حکم یوں مروی ہے: "احسنوا اقامۃ الصفوف فی الصلاۃ" (۹۶)

شیخ محمد ناصرالدین الالبانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اس کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں" (۹۷)

حضرت ابوہریرہؓ سے ہی مروی ایک دوسری حدیث میں اقامتِ صف کو حسنِ صلاۃ سے عبارت بتایا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"واقیموا الصف فی الصلاۃ فان اقامۃ الصف من حسن الصلاۃ" (۹۸)

(ب) بازو اور کندھوں میں محاذات (برابری)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "وحاذوا بین المناکب" (اور کندھوں اور بازوؤں کو برابر کرلو) اس حکم نبوی کی شرح میں علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ فرماتے ہیں:

"یعنی صف میں بعض نمازی کی بعض نمازیوں کے ساتھ اس طرح محاذات و برابری ہو کہ ان میں سے ہر نمازی کے بازو اور کندھے دوسرے نمازیوں کے بازو اور کندھوں کے موازی اور مسامت ہوں تاکہ صف میں کھڑے ہر نمازی کے بازو کندھے، گردنیں اور قدم، غرض کہ سب ہی چیزیں (علی الاعتدال)، ایک ہی سمت میں ہوں" (۹۹)

(ج) خلل اور شگافوں کو بند کرنا

تسویۃ الصفوف کے لئے صف میں پائے جانے والے خلل اور شگافوں کو بند کرنا بھی ضروری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ قدم سے قدم ملائے جائیں اور ایک دوسرے سے خوب مل کر کھڑا ہوا جائے جیسا کہ حضرت انسؓ کی سابقہ حدیث میں گزر چکا ہے۔ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ:

"صف کے خلل کو بند کرنے کا حکم اور اس کی ترغیب بہت ساری احادیث میں وارد ہے" (۱۰۰)

(د) نمازی بھائیوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ

نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "ولینوا بأیدی اخوانکم" (یعنی اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ) اس صفت کے حامل شخص کی آں ﷺ نے مدح فرمائی ہے، چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"خیارکم ألینکم مناکب فی الصلاۃ" (۱۰۱)

"تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے کندھے اور بازو (حالتِ نماز میں) نرم رہتے ہیں"

یہ حدیث "مسند البزار" میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مرفوعاً مروی ہے اور بقول علامہ ہیثمیؒ "اس کی اسناد حسن ہے" (۱۰۲)

اس احادیث میں نبی ﷺ نے ان نمازیوں کو بہترین مسلمان قرار دیا ہے جن کے بازو اور کندھے حالت نماز میں نرم رہتے ہیں یعنی جب کوئی صف کی درستگی کے لئے انہیں آگے پیچھے کرنا چاہے تو بڑی نرمی اور محبت کے ساتھ آگے پیچھے ہو جاتے ہیں، سختی کے ساتھ اڑ نہیں جاتے۔ یہاں "إلانۃ المنکب" یعنی کندھے اور بازو کی نرمی سے مراد بقول علامہ مناویؒ یہ ہے کہ:

"اپنا بازو اور کندھا اپنے ساتھی نمازی کے بازو اور کندھے کے ساتھ اس سختی کے ساتھ جوڑ کر کھڑے نہیں ہوتے کہ اس پر کہنی مارنے کا گمان ہونے لگے، اسی طرح اگر کوئی شخص صف میں داخل ہونا چاہتا ہو تو اسے جگہ کی تنگی کے باعث یا فراخی اور کشادگی کے پیش نظر داخل ہونے سے نہیں روکتے" (۱۰۳)

علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ امام خطابیؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ:

"اس کے معنی نماز میں لزومِ سکینت و طمانیت کے ہیں، یعنی نمازی کسی طرف ملتفت نہ ہو اور نہ اپنے بازوؤں اور کندھوں سے اپنے ساتھی کو دھکا دے۔ اس کے دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ صف کے اندر خلل کو بند کرنے کے لئے یا جگہ کی تنگی کے باعث اگر کوئی صفوں کے بیچ میں داخل ہونا چاہتا ہو تو اسے نہ روکے بلکہ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دخول کو ممکن بنائے، صفوں کو اپنے بازوؤں سے سختی کے ساتھ ملا ہوا اور کثیف نہ بنا دے" (۱۰۴)

(ھ) بازو سے بازو، کندھے سے کندھا، قدم سے قدم اور ٹخنے سے ٹخنہ ملانا

اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ صف میں ادنیٰ سا بھی خلل اور شگاف باقی نہ رہے جیسا کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ کی سابقہ حدیث میں گزر چکا ہے۔ امام بخاریؒ نے اس بارے میں ایک باب یوں مقرر فرمایا ہے: "باب إلزاق المنکب بالمنکب و القدم بالقدم في الصف" (۱۰۵)
حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ: (۱۰۶)
"اس باب سے صف کی تعدیل اور اس کے خلل کو بند کرنے میں مبالغہ مراد ہے"

تسویۃ الصفوف کے متعلق نبی ﷺ اور سلف صالحین کا طریقہ ہدایت

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے ہمارے لئے تسویۃ الصفوف کے ضمن میں اپنے خصوصی اہتمام کی حیرت انگیز مثالیں چھوڑی ہیں، خواہ وہ صحابہ امام رہے ہوں یا کہ مقتدی، چنانچہ نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:
"کان النبي ﷺ یسوّینا في الصفوف کما یقوم القدح" (۱۰۷)
"نبی ﷺ ہمیں صفوں میں اس طرح برابر کرتے تھے جس طرح تیروں کو سیدھا کرتے ہیں"

ہم سبھی لوگ جانتے ہیں کہ عہد رسالت میں نبی ﷺ ہی مسلمانوں کے امام تھے، آپ تسویۃ الصفوف کے بارے میں کس قدر فکر مند رہتے تھے، اس کا اندازہ اوپر بیان کی گئی حدیث سے کیا جا سکتا ہے۔ یہاں تیر کی مثال اس لئے دی گئی ہے کیونکہ تیر کی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ بالکل سیدھا اور سو فیصد مستقیم ہوتا ہے تاکہ نشانہ خطاء نہ ہونے پائے۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ فرماتے ہیں:

"امام خطابیؒ کا قول ہے کہ "القدح" تیر کی وہ لکڑی ہوتی ہے جس کے آگے تیر کا پھل اور پیچھے پر وغیرہ لگانے سے قبل اسے چھیل کر سیدھا اور درست کیا جاتا ہے، انتھی۔ یعنی اسکے معنی یہ ہیں کہ آں ﷺ صفوں کو برابر اور سیدھا کرنے کا انتہا درجہ اہتمام فرماتے تھے، حتیٰ کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان صفوں کے اعتدال، سیدھے پن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور برابری سے تیروں کو سیدھا کر کے چھوڑ جاسکتا ہے" (۱۰۸)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ آں ﷺ صفوں کے اندر ادھر ادھر سے داخل ہوتے اور صفوں کو از اول تا آخر برابر کیا کرتے تھے، چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

"کان رسول اللہ ﷺ یتخلّل الصف من ناحیة الی ناحیة یمسح صدورنا ومناکبنا و یقول: لا تختلفوا فتختلف قلوبکم" (۱۰۹)

"رسول اللہ ﷺ کے اندر ادھر ادھر سے آتے تھے اور ہمارے سینوں، بازوں اور کندھوں کو برابر کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ صفوں سے آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے"

ایک اور حدیث میں حضرت بلال سے مروی ہے:

"کان النبی ﷺ یسوّی منّا منا کبنا فی الصلاة" (۱۱۰)

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں کہ "اس کی اسناد متصل اور اس کے رجال موثقون ہیں" (۱۱۱)

یہ تو تھا نبی ﷺ کا اسوۂ حسنہ، جہاں تک آپ کے صحابہ کرام کے اہتمام کا تعلق ہے تو ان میں سے بھی جو امام ہوا کرتا تھا، اس کا تسویۃ الصفوف کے بارے میں شدید الحرص ہونا دیدنی ہوتا تھا، چنانچہ حضرت عمر کے متعلق مروی ہے کہ:

"جب حضرت عمر نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوتے تو لوگوں کے شانوں اور قدموں کی طرف نظریں کرتے تھے" (۱۱۲)

حضرت ابو عثمان النہدی سے مروی ہے کہ:

حضرت عمر صفیں درست کرنے کی تاکید فرماتے اور کہتے کہ فلاں تم آگے آؤ اور اے فلاں تم پیچھے جاؤ" (۱۱۳)

اور عثمان النہدی سے ہی مروی ایک دوسری روایت میں ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

"میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں حضرت عمر بن الخطاب نے نماز میں صف درست رکھنے کے لئے لات ماری تھی" (۱۱۴)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس واقعہ کی صحت بیان کی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"وصح عن عمر أنه ضرب قدم ابی عثمان النھدی لاقامة الصف" (۱۱۵)

امام ابن حزم ظاہری، ابو عثمان نہدی کے اس واقعہ کی روایت کے بعد لکھتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت عمرؓ فرض کے علاوہ کسی اور بات پر کسی کو لات نہیں مار سکتے تھے اور نہ ہی ناجائز طور پر کسی کو سزا دے سکتے تھے" (۱۱۶)

تسویۃ الصفوف کے متعلق حضرت عمرؓ کے خصوصی اہتمام کا اندازہ حضرت نافع کی اس روایت سے بھی ہو سکتا ہے، فرماتے ہیں:

"ان عمر بن الخطاب کان یأمر بتسویۃ الصفوف فاذا جاؤ ہ فأخبروہ ان قد استوت کبّر" (۱۱۷)

"حضرت عمرؓ نے صفوں کو برابر کرنے کے لئے آدمی مقرر کر رکھے تھے۔ جب وہ آکر آپؓ کو اطلاع دیتے کہ صفیں درست ہو گئیں ہیں تو آپ تکبیر کہتے"

امام ترمذیؒ نے بھی اس بارے میں یوں روایت کی ہے:

"انہ کان یوکل رجلا باقامۃ الصفوف ولا یکبر حتی یخبر أن الصفوف قد استوت" (۱۱۸)

ابو عثمان النھدی بیان کرتے ہیں کہ:

"میں بھی ان لوگوں میں سے ایک ہوں جنہیں حضرت عمرؓ نے صفیں سیدھی کرنے کے آگے بڑھایا تھا" (۱۱۹)

اسی طرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ:

"آپؓ اس وقت تک تکبیر تحریمہ نہیں کہتے تھے جب تک کہ ان کے مامور کردہ لوگ انہیں صفوں کے سیدھے ہو جانے کی اطلاع نہیں دیتے تھے" (۱۲۰)

ابو سہل بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس تھا، اتنے میں نماز کی اقامت ہوئی۔ میں آں رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں گفتگو کر رہا تھا کہ وہ مجھے مال میں سے کچھ حصہ دیں۔ میں نے اپنی گفتگو جاری رکھی، وہ اپنی جوتیوں سے کنکریوں کو ادھر ادھر برابر کر رہے تھے حتیٰ کہ وہ لوگ آئے جنہیں آپ نے تسویۃ الصفوف کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا تھا اور انہوں نے آپؓ کو خبر دی کہ صفیں برابر ہو گئی ہیں تو آں رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم بھی برابر صف میں کھڑے ہو جاؤ، پھر آپ نے تکبیر پڑھی" (۱۲۱)

حضرت عمرؓ کی طرح حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے متعلق بھی مروی ہے کہ:

"انھما کانا یتعاھدان ذلک و یقولان استووا کان علیّ یقول تقدم یا فلان تأخر یا فلان" (۱۲۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تھا خلفائے راشدین کا عمل کہ جن کی اقتداء کا ہمیں حکم دیا گیا، چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

"فعليكم بسنّتي و سنة الخلفاء المهديّين الراشدين، تمسّكوا بها و عضّوا عليها بالنواجذ" (۱۲۳)

"تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو پکڑنا لازم ہے۔ ان کے ساتھ چمٹے رہو اور سختی کے ساتھ انہیں دانتوں سے دبائے رہو"

خلفائے راشدین کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام سے بھی تسویۃ الصفوف کی شدت حرص منقول ہے، چنانچہ سوید بن غفلہ روایت کرتے ہیں کہ:

"كان بلال يسوّي مناكبنا و يضرب اقدامنا في الصلاة" (۱۲۴)

"حضرت بلال نماز میں ہمارے پاؤں پر لات مارتے تھے اور ہمارے کندھوں کو سیدھا کرواتے تھے"

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "فتح الباری" (۱۲۵) میں اس روایت کی صحت بیان کی ہے۔ علامہ ابن حزمؒ اس اثر کو روایت کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"حضرت بلال فرض کے ترک کے علاوہ اور کسی وجہ سے لوگوں کو نہیں مار سکتے تھے" (۱۲۶)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی مدعیانِ وجوب تسویۃ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"ما كان عمر و بلال يضربان أحدا على ترك غير الواجب" (۱۲۷)

شارح ابوداؤدؒ علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ نے حضرت عمر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے ان واقعات سے ان کے نزدیک تسویۃ الصفوف کے وجوب کا فائدہ اخذ کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"وروى عن عمر و بلال مايدل على الوجوب عندهما لانهما كانا يضربان الاقدام على ذلك" (۱۲۸)

لیکن حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ان واقعات سے وجوب تسویۃ پر استدلال کو محل نظر بتایا ہے اور فرماتے ہیں کہ:

"یہاں اس بات کا جواز موجود ہے کہ ان دونوں حضرات نے ترکِ سنت کے باعث یہ تعزیر دی ہو۔" (۱۲۹)

مشہور صحابی رسول حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

"صفوں کا درست کرنا اتمامِ صلوۃ سے ہے۔ مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میرے دو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانت ٹوٹ جائیں اگر میں صف میں کوئی خلل دیکھوں اور اسے بند نہ کروں" (۱۳۰)

امام ابن حزمؒ اس قول کو روایت کرنے کے بعد لکھتے ہیں: (۱۳۱)

"جس چیز کا ترک مباح ہو اس پر کوئی شخص اس طرح کی تمنا کا اظہار نہیں کر سکتا"

اس سلسلہ میں حضرت انسؓ کی یہ حدیث تو اوپر گزر چکی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"أقيموا صفوفكم فاني أراكم من وراء ظهري، وكان أحدنا يلزق منكبه بمنكب صاحبه وقدمه بقدمه"

اس کے علاوہ حضرت نعمان بن بشیرؓ وغیرہ سے مروی روایت بھی اوپر پیش کی جا چکی ہیں۔ لہٰذا یہاں تکرار کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

مشہور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ:

" لقد رأيتنا وما تقام الصلاة حتى تكامل بنا الصفوف" (۱۳۲)

"ہم نے دیکھا ہے کہ اقامتِ نماز اس وقت تک نہیں کہی جاتی تھی جب تک ہماری صفیں مکمل نہ ہو جاتی تھیں"

علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ "اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں" (۱۳۳)

صف پوری نہ کرنے والے پر گناہ

صف پوری نہ کرنے کے سلسلے میں جو وعید شدید رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے وہ حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بالترتیب مندرجہ ذیل روایات کی صورت میں اوپر گزر چکی ہے۔

"لتسونّ صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم"

"او ليخالفن الله بين قلوبكم"

اور "من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله"

امام بخاریؒ وغیرہ نے اس بارے میں ایک باب مقرر فرمایا ہے:

"باب اثم من لم يتم الصفوف" (۱۳۴)

سلف و صالحین کا صف پوری نہ کرنے والے کی مذمت فرمانا

ہمارے سلف و صالحین نے صفوں کو پوری نہ کرنے والے نمازیوں کی شدید مذمت فرمائی ہے، چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ مدینہ تشریف لے گئے تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی شخص نے آپؓ سے سوال کیا: "رسول اللہ ﷺ کے عہد کی نسبت کیا آپ ہم لوگوں میں کوئی منکر چیز دیکھتے ہیں؟" آں رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ما انکرت شیئا الا انکم لا تقیمون الصفوف" (۱۳۵)

"میں تم میں اس کے سوا کوئی منکر چیز نہیں پاتا کہ تم صفوں کو قائم نہیں کرتے"

اسی طرح آں رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"پس میں نے دیکھا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنا کندھا اور بازو دوسرے ساتھی کے کندھے اور بازو سے اور اپنا قدم اپنے ساتھی کے قدم سے ملا دیتا تھا۔ لیکن اگر آج یہی کام میں کسی نمازی کے ساتھ کروں تو وہ اس طرح بدکتا ہے جس طرح کہ کوئی سرکش خچر ہو —— ولو فعلت ذلک باحدھم الیوم لنفر کأنہ بغل شموس ——

اخرجہ الاسماعیلی من روایۃ معمر عن حمید عن انس بن مالک" (۱۳۶)

علامہ ابن بطال" جو اگرچہ وجوبِ تسویہ الصفوف کے قائل نہیں ہیں بلکہ اسے سنت مندوب قرار دیتے ہیں، بھی فرماتے ہیں کہ:

"تسویہ الصفوف کا فعل اپنے اس فاعل پر مدح کا مستحق ہے اور یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کا تارک مذمت کا مستحق ہے" (۱۳۷)

تسویۃ الصفوف سے متعلق چند اہم مسائل

ذیل میں ہم ان چند اہم مسائل کا تذکرہ کرتے ہیں جن کی ہمارے نمازی بھائیوں کو اکثر و بیشتر ضرورت پیش آتی ہے۔

(ا) دو شخصوں کا باجماعت نماز ادا کرنا

اگر دو شخص باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں تو مقتدی امام کے برابر اس کی داہنی جانب کھڑا ہو، جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ کی اس حدیث سے ثابت اور واضح ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:

"بتّ فی بیت خالتی میمونۃ فصلی رسول اللہ ﷺ العشاء ثم جاء فصلی اربع رکعات ثم نام، ثم قام فجئت عن یسارہ (وفی روایۃ: فقمت الی جنبہ) فجعلنی عن یمینہ فصلی خمس رکعات...." (۱۳۸)

"میں ایک مرتبہ اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے گھر رہ گیا (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء ادا فرمائی پھر تشریف لائے اور چار رکعات مزید پڑھیں پھر سو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے، پھر اُٹھے، میں آپ کے بائیں جانب آکر کھڑا ہو گیا (ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں بھی آں ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا) پس آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کر دیا اور پانچ رکعات پڑھیں"

امام بخاریؒ نے اس بارے میں ایک باب یوں قائم کیا ہے: "باب یقوم عن یمین الامام بحذائه سواء اذا كانا اثنين" (۱۳۹) (یعنی امام کی داہنی جانب اس کے برابر کھڑے ہونے کے بارے میں باب جبکہ صرف دو ہی نمازی ہوں) ــــــ امام رحمہ اللہ کے فتویٰ کے مطابق مقتدی امام کے برابر اس کی داہنی جانب کھڑا ہو، امام سے نہ پیچھے ہٹے، نہ اس کی طرف جھکے اور نہ ہی اس سے دور ہٹ کر کھڑا ہو، بلکہ اسی طرح قیام کرے جس طرح کہ صف میں دو نمازی ایک دوسرے کے پہلو میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ایسا اس لئے ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ "میں نبی ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہوا" اور یہ چیز مساوات پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "فتح الباری" (۱۴۰) میں تحریر فرمایا ہے۔

امام بغویؒ وغیرہ نے اس بارے میں یوں ابواب مقرر کئے ہیں: "باب اذا كان مع الامام رجل واحد يقوم على يمينه" (شرح السنۃ ج ۳ ص ۳۸۳)

اور علامہ ابن رشد القرطبی فرماتے ہیں:

"حضرت ابن عباسؓ وغیرہ کی حدیث کے ثبوت کی بنا پر جمہور کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر مقتدی اکیلا ہو تو سنت یہ ہے کہ وہ امام کی داہنی جانب کھڑا ہو" (۱۴۱)

(۲) صف کے پیچھے اکیلے نمازی کا کھڑا ہونا

اگر کوئی شخص مسجد میں اس وقت داخل ہو جبکہ جماعت کھڑی ہو چکی ہو اور اسے آخری صف میں بھی کھڑے ہونے کی جگہ نہ ملے تو ایسی صورت میں اسے کیا کرنا چاہئے؟ ــــــ اس بارے میں پہلی بات تو یہ جان لینی چاہئے کہ کسی شخص کا صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ ایک دن نبی ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ اپنی نماز لوٹاؤ (دہراؤ) جیسا کہ حضرت وابصہ بن معبد کی اس حدیث میں مذکور ہے، فرماتے ہیں: (۱۴۲)

"ان النبي ﷺ رأى رجلا يصلي خلف الصف وحده فأمره ان يعيد"

"تحقیق کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا"

امام ترمذی اور امام بغوی رحمہما اللہ نے اسے "حسن"، امام ابن حبان، علامہ احمد شاکر اور محمد ناصر الدین الالبانی نے اسے "صحیح" قرار دیا ہے، چنانچہ الالبانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں: "صحّحه احمد و جماعة غيره"[۱۴۳] بوصیریؒ نے بھی اس کی تصحیح کی ہے۔[۱۴۴] حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور علامہ مبارکپوریؒ فرماتے ہیں: "صحّحه احمد و ابن خزيمة و غيرهما"[۱۴۵] امام نوویؒ فرماتے ہیں: "قال ابن المنذر ثبت هذا الحديث احمد و اسحاق" پھر امام نوویؒ نے اس کی تحسین فرمائی ہے۔[۱۴۶] علامہ ابن قدامہ مقدسیؒ نے امام احمدؒ سے اس کی تصحیح کی بجائے تحسین کے قول کو ترجیح دی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: "حديث وابصة حسن"[۱۴۷]

اس بارے میں بعض اور احادیث یوں مروی ہیں:

"ان رسول الله ﷺ رأى رجلا يصلي خلف الصف فوقف حتى انصرف الرجل فقال له استقبل صلوتك فلا صلوة لمنفرد خلف الصف"[۱۴۸]

"رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپؐ کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ اس نے سلام پھیرا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا کہ اپنی نماز دوبارہ پڑھو کیونکہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی"

علی بن شیبان سے مروی اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔ ابن حبان نے اس کی صحت بیان کی ہے۔ امام اثرمؒ نے امام احمدؒ سے روایت کی ہے کہ آں رحمہ اللہ نے فرمایا: "حدیث حسن"[۱۴۹] ابن سید الناسؒ فرماتے ہیں: "رواته ثقات معروفون"[۱۵۰]

اس کے لئے طلق بن علی کی یہ مرفوع حدیث بھی شاہد ہے:

"لا صلوة لمنفرد خلف الصف"[۱۵۱]

شارح ترمذی علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ فرماتے ہیں:

"حدیث وابصہ میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنا درست نہیں ہے، اور اگر کوئی صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے تو اس پر نماز کو دہرانا ضروری ہے"[۱۵۲]

لیکن یہ حکم اس صورت پر محمول ہے کہ جب آخری صف میں اس نمازی کے شامل ہو سکنے کی گنجائش باقی ہو اور وہ اس کی استطاعت بھی رکھتا ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو نماز دہرانے کا حکم اس لئے فرمایا تھا کہ اس نے اس بارے میں افراط سے کام لیا تھا حالانکہ وہ صف میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہو کر اس کے خلل کو بند کرنے اور دوسرے نمازیوں کے ساتھ صف بند ہونے پر مامور تھا، واللہ اعلم

اگر کوئی نمازی صف میں جگہ باقی نہ ہونے کے سبب شامل صف ہونے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ صف کے پیچھے تنہا ہی نماز پڑھ لے یا اس دوسری صورت کو اختیار کرے جس کا تذکرہ آگے آئے گا۔ چونکہ ایسا شخص صف بندی سے معذور ہے اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾ (۱۵۳) یعنی "اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا"، لہٰذا ان شاء اللہ صف کے پیچھے اس کی تنہا ادا کی ہوئی نماز بھی ہو جائے گی، جیسا کہ امام ابن حزم ظاہریؒ وغیرہ کا قول ہے، (۱۵۴) واللہ اعلم

لیکن علامہ ابن رشد القرطبیؒ بلا تفصیل فرماتے ہیں:

"اگر کوئی انسان صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے تو اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ جمہور کا قول ہے کہ اس کی نماز جائز ہے لیکن امام احمد، ابو ثور اور ایک جماعت کا قول ہے کہ اس کی نماز فاسد ہے" (۱۵۵)

واضح رہے کہ یہاں "جمہور" سے ابن رشد کی مراد فقط امام مالک، امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ ہیں جیسا کہ خود انہوں نے صراحت فرمائی ہے کہ "جمہور" سے میری مراد یہی تین فقہاء ہوتے ہیں۔ (۱۵۶) جو علماء صف کے پیچھے منفرد کی نماز کے جواز یا عدمِ جواز کے قائل ہیں، ان کی تفصیل حسبِ تصریحاتِ امام بغوی و ابن قدامہ و ابن حجرو شمس الحق عظیم آبادی و عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہم اللہ کچھ اس طرح ہے:

"امام احمد، امام اسحاق بن راہویہ، حکم، ابن المنذر ـــــ بعض محدثین شافعیہ مثلاً ابن خزیمہ، نخعی، حسن بن صالح اور اہل کوفہ کی ایک جماعت مثلاً حماد بن ابی سلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور وکیع وغیرہم عدم جواز کے قائل ہیں جبکہ حسن بصری، اوزاعی، امام مالک، سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی اور اہل الرائے یعنی حنیفہ کا قول جواز کا ہے" (۱۵۷)

امام وکیعؒ کا قول ہے: "اذا صلّى الرجل وحده خلف الصف فانه يعيد" (۱۵۸)

علامہ ابن قدامہ مقدسیؒ فرماتے ہیں:

"جس شخص نے صف کے پیچھے تنہا ایک رکعت پڑھی، اس کی نماز درست نہیں ہے" (۱۵۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے فریقین کے تمام دلائل کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد صف کے پیچھے منفرد کی بلا عذر نماز کو غیر صحیح قرار دیا ہے۔(۱۶۰) لیکن یہ مختصر رسالہ ان تمام دلائل کو یہاں جمع کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

ایک ضروری تنبیہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص کو چاہئے کہ اگلی صف میں سے کسی نمازی کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملالے اور اس کے ساتھ صف بندی کرے۔ اگرچہ علامہ ابن قدامہ مقدسیؒ وغیرہ نے بھی اس طریقہ کو اختیار کیا ہے لیکن ایسا کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ نمازی اگلی صف کی فضیلت سے محروم ہو جاتا ہے اور جس صف سے کسی نمازی کو کھینچا جائے اس میں بھی خلل اور نقص واقع ہو جاتا ہے۔(۱۶۱) حالانکہ ہر نمازی نقص و خلل کو دور کرنے پر مامور ہے۔ امام مالکؒ اور ابو طیب الطبریؒ کسی نمازی کو صف سے کھینچنے کے قائل نہیں ہیں، جبکہ اکثر اصحابِ امام شافعی کا قول ہے کہ "وہ شخص کسی نمازی کو اگلی صف سے کھینچ کر اپنے ساتھ ملالے اور جس نمازی کو کھینچا جائے اس کے لئے مساعدت مستحب ہے" —— لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ عمل (یعنی نمازی کو اگلی صف سے کھینچ کر اپنے ساتھ ملانا) چونکہ ایک فعل شرعی ہے اور کوئی بھی فعل شرعی بغیر شرعی دلیل کے جائز نہیں ہوتا، لہٰذا اس فعل کے لئے بھی کسی قابلِ حجت شرعی دلیل کا موجود ہونا ضروری ہے۔ جبکہ یہاں صورت حال یہ ہے کہ اس بارے میں کوئی بھی ایسی حدیث وارد نہیں ہے کہ جو صحیح اور قابل اعتماد ہو —— پس استحباب تو کجا، اس کا جواز ثابت کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔

اس بارے میں جو احادیث وارد ہیں اور عام طور پر جن سے استدلال کیا جاتا ہے، ذیل میں بمع تبصرہ پیش کی جاتی ہیں:

(۱) "اذا انتهى احدكم الى الصف و قدتم فليجبذ اليه رجلا يقيمه بجنبه" (۱۶۲)

اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے "الاوسط" میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے، لیکن اس کو روایت کرنے کے بعد خود فرماتے ہیں: "لا يروى عن النبي ﷺ الا بهذا الاسناد" علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ "اس کی سند میں بشر بن ابراہیم ہے جو کہ سخت ضعیف ہے" (۱۶۳) حافظ ابن حجر عسقلانی، عبد الرحمٰن مبارکپوری اور محمد ناصر الدین الالبانی نے اس سند کو نہایت ضعیف قرار دیا ہے۔(۱۶۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کے مجروح راوی بشیر بن ابراہیم کے متعلق امام عقیلیؒ فرماتے ہیں کہ "امام اوزاعی سے منسوب کرکے غیر متابع موضوع احادیث روایت کرتا ہے۔ امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: "منکر الحدیث ہے۔ اس کے پاس ائمہ سے منسوب باطل احادیث ہیں۔ میرے نزدیک وہ ثقات پر حدیث گھڑنے والوں میں سے ہے۔" امام ابن حبانؒ بھی فرماتے ہیں کہ "وہ ثقات کی طرف منسوب کرکے احادیث گھڑا کرتا تھا" علامہ ہیثمیؒ نے ایک مقام پر اسے "ضعیف جداً" اور دوسرے مقام پر "وضّاع" لکھا ہے۔ مزید تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۱۶۵) کے تحت درج شدہ کتب کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

(۲) اس بارے میں وابصہ بن معبد سے بطریق السری بن اسماعیل بھی ایک روایت آئی ہے جو اس طرح ہے:

"انصرف رسول اللہ ﷺ ورجل یصلی خلف القوم فقال یا ایھا المصلی وحدہ الا تکون وصلت صفا فدخلت معھم او اجتررت الیک رجلا ان ضاق بکم المکان أعد صلاتک فا نہ لا صلوۃ لک" (۱۶۶)

یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے:

"رأی رسول اللہ ﷺ رجلا صلی خلف الصفوف وحدہ فقال ایھا المصلی وحدہ الا وصلت الی الصف او جررت الیک رجلا فقام معک أعد الصلاۃ" (۱۶۷)

لیکن علامہ ہیثمیؒ، ابن حجر عسقلانیؒ اور عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ فرماتے ہیں: "اس کی سند میں السری بن اسماعیل ہے اور وہ ضعیف ہے" (۱۶۸) السری بن اسماعیل کو امام نسائیؒ نے "متروک الحدیث" اور یحییٰ بن معین نے "لیس بشئی" (یعنی دھیلہ برابر بھی نہیں ہے) کہا ہے۔ ابن مبارکؒ کا قول ہے کہ "اس کی حدیث نہ لکھی جائے" یحییٰ القطانؒ کا قول ہے: "استبان لی کذبہ فی مجلس واحد"۔ علامہ ہیثمیؒ نے ایک جگہ "متروک" اور دوسری جگہ "ضعیف" لکھا ہے۔ حافظ ابن حجر اور علامہ مبارکپوری رحمہما اللہ نے بھی اسے "متروک" قرار دیا ہے۔ تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۱۶۹) کے تحت درج شدہ کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

(۳) "تاریخ اصبہان" میں یہ حدیث ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے، اس کے الفاظ ہیں:

"ان رجلا صلی خلف الصف وحدہ وکان النبی ﷺ یری من خلفہ کما یری من بین یدیہ فقال لہ النبی ﷺ الا دخلت فی الصف او جذبت رجلا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلّی معک، اَعِد الصلاۃ" (۱۷۰)

لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ "اس کی سند میں قیس بن الربیع ہے جو کہ ضعیف ہے" (۱۷۱) ——— علامہ البانی نے اس کی سند میں قیس بن الربیع کے علاوہ ابن عبدویہ کو بھی اس کے ضُعف کی علت قرار دیا ہے۔ (۱۷۲)

قیس بن الربیع کو امام نسائیؒ نے "متروک الحدیث"، دارقطنیؒ نے "ضعیف الحدیث" ابن القطانؒ نے "ضعیف مختلف فیہ" سعدیؒ نے "ساقط" اور بیہقیؒ نے "غیر محتج بہ" قرار دیا ہے۔ یحیٰی بن معینؒ فرماتے ہیں کہ "دھیلہ برابر بھی نہیں ہے،" آں رحمہ اللہ کا ایک دوسرا قول ہے کہ "ضعیف" ہے: ایک اور قول ہے: "لا یکتب حدیثہ" امام ابن المدینیؒ اور وکیعؒ سے بھی اس کی تضعیف منقول ہے لیکن شعبہ اور سفیان وغیرھما نے اس کی توثیق کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: "صدوق ضعیف من قبل حفظہ" تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۱۷۳) کے تحت درج شدہ کتب کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

اس کے دوسرے مجروح راوی یحیٰی بن عبدویہ کو امام یحیٰی بن معینؒ نے "کذاب اور رجل سوء (یعنی بہت ہی برا آدمی)" بتایا ہے۔ آں رحمہ اللہ کا دوسرا قول ہے کہ "لیس بشئی" (دھیلہ برابر بھی نہیں ہے)۔ رازیؒ نے اسے "مجہول" قرار دیا ہے لیکن ابن عدیؒ کا قول ہے: "ارجوا نہ لا باس بہ" تفصیل کے لئے حاشیہ (۱۷۴) کے تحت مذکورہ کتب کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

(۴) مراسیل ابی داؤد میں مقاتل بن حبان کی ایک حدیث میں مروی ہے:

"ان جاء رجل فلم یجد احدا فلیختلج الیہ رجلا من الصف فلیقم معہ فما اعظم اجر المختلج" (۱۷۵)

اس کی سند میں اگرچہ کوئی حرج نہیں ہے سوائے اس کے کہ یہ مرسل ہے اور مرسل بھی ضعیف حدیث ہی کی ایک قسم ہے۔ اس باب میں چونکہ وابصہ اور ابن عباس کی احادیث انتہائی ضعیف ہیں، لہٰذا ان سے تقویت کی کوئی گنجائش نہیں ہے، پس یہ حدیث بھی اپنی اصلی حالت (یعنی ضُعف) پر باقی رہے گی۔ افسوس کہ صاحب "عون المعبود" نے اس کی یہ توجیہ بیان فرمائی ہے: (۱۷۶)

"ایسا اس لئے ہے کہ اس کو اپنی نیت کے باعث وہ فضیلت بھی مل جائے گی جو کہ اس کو اگلی صف میں کھڑے ہونے کے باعث حاصل تھی اور پیچھے آنے سے جاتی رہی۔ اس کے علاوہ اس کو غیر کے لئے فضیلت کی تحصیل کے سبب اضافی اجر بھی ملے گا"

انا للہ وانا الیہ راجعون، چونکہ اس توجیہ کا بطلان خود ظاہر ہے، لہٰذا ہم اس پر مزید کلام کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ خلاصہ یہ کہ صف سے آدمی پیچھے کھینچ لانے پر ان احادیث سے استدلال قطعاً درست نہیں ہے۔ بعض جن دوسری احادیث سے اس پر استدلال کیا جاتا ہے وہ اگرچہ صحیح ہیں لیکن ان سے استدلال محض کھینچا تانی ہی ہے۔ غیر ضروری طوالت کے خوف سے ہم یہاں اس پہلو پر بحث کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ خواہشمند حضرات فتح الباری، المحلیٰ، عون المعبود، اور تحفۃ الاحوذی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

اس بارے میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"عذر ہونے کی صورت میں صف کے پیچھے تنہا شخص کی نماز درست ہے۔ حنفیہ کا قول ہے کہ اگر صف کے پیچھے کھڑے ہونے کے سوا کوئی جگہ نہ پائے تو افضل یہ ہے کہ تنہا ہی کھڑا ہو جائے۔ کسی کو اپنے ساتھ صف میں ملانے کی غرض سے آگے سے نہ کھینچے کیونکہ ایسا کرنا اس مجذوب (کھینچ کر اپنے ساتھ ملائے گئے شخص) کے حق میں تصرف کے مترادف ہے" (۱۷۷)

علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"جب حدیث کا ضعف ثابت ہو چکا ہے تو اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچ کر اس کے ساتھ صف بندی کرنے کی مشروعیت کا قول درست نہیں ہے، کیونکہ ایسا کرنا صحیح نص کے بغیر شریعت سازی کے مترادف ہے جو کہ قطعاً ناجائز ہے۔ پس اگر صف میں ضم ہونا ممکن ہو تو ایسا کرنا واجب ہے ورنہ تنہا ہی نماز پڑھ لینی چاہیے۔ صف کے پیچھے ایسے منفرد شخص کی نماز بھی درست ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾ اور جن احادیث میں نماز کو دھرانے کا حکم مذکور ہے تو وہ اس پر محمول ہیں کہ جب واجب (یعنی صف میں انضمام اور خلل کو بند کرنا) ترک کیا گیا ہو۔ لیکن اگر صف میں خلل یا شگاف نہ ملے تو ایسا نمازی تارکِ واجب متصور نہ ہوگا" (۱۷۸)

واضح رہے کہ امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام اوزاعی، امام اسحاق بن راہویہ، امام ابو حنیفہ اور امام داؤد وغیرہم رحمہم اللہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ صف سے آدمی کو نہ کھینچا جائے۔ (۱۷۹)

امام ابن تیمیہ اور علامہ البانی کے اقوال تو اوپر گزر چکے ہیں، سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ ابن باز حفظہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں (۱۸۰) کہ صف سے آدمی کو نہ کھینچا جائے۔

(۳) عمداً پہلی صف سے پیچھے ہٹنے کا وبال

جگہ ہوتے ہوئے عمداً پہلی صف کو چھوڑ کر پچھلی صف میں کھڑے ہونے کی کوشش کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صف اول کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا یزال قوم یتأخرون عن الصف الاول حتی یوخرھم اللہ فی النار" (۱۸۱)

"ہمیشہ لوگ پہلی صف سے پیچھے ہٹتے رہیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کو (اپنی رحمت) سے جہنم میں پیچھے دھکیل دے گا"

"حتی یؤخرھم اللہ فی النار" کی شرح میں علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ فرماتے ہیں:

"وہ جہنم سے نکلنے والوں میں سے اولین میں شامل نہ ہوں گے، اسی طرح جنت میں داخل ہونے والوں میں اواخرین میں سے ہوں گے اور جہنم میں سزا کے لئے داخل کئے جانے والوں میں اولین میں سے ہوں گے جیسا کہ "فتح الودود" میں مذکور ہے" (۱۸۲)

اور حضرت ابو سعید الخدریؓ کی حدیث میں یہ الفاظ مروی ہیں:

"ولا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرھم اللہ عزوجل" (۱۸۳)

یہاں "یوخرھم اللہ عزوجل" سے مراد بقول علامہ شمس الحق عظیم آبادی" یہ ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت، فضل عظیم، رفعت منزل اور علم سے پیچھے اور موخر کردے گا" (۱۸۴)

(۴) اقامت سے قبل امام کا صفوں کو درست کروانا

امام کے لئے مسنون ہے کہ تکبیر سے قبل وہ مقتدیوں کو صحیح طریقہ پر صف بندی کرنے کی تلقین کریں، بلکہ بالفعل خود یا بعض دوسرے نمازیوں کی مدد سے صف کو برابر اور درست کروائیں۔ صفوں کی درستگی سے قبل تکبیر تحریمہ کہنا سنتِ نبوی کے خلاف ہے۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ فرمایا:

"کان رسول اللہ ﷺ یسوّی یعنی صفوفنا اذا قمنا للصلوۃ فاذا استوینا کبّر" (۱۸۵)

"جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو برابر کرتے تھے۔ جب صفیں برابر ہو جاتیں تو آپ ﷺ تکبیر کہتے تھے"

علامہ محمد ناصر الدین الالبانی نے اس حدیث کو "علی شرطِ مسلم صحیح" قرار دیا ہے۔ (۱۸۶)

علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ فرماتے ہیں کہ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ابن الملک کا قول ہے کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ امام کے لئے صفوں کو برابر کروانے کے بعد تکبیر کہنا سنت ہے، کذا فی المرقاۃ" (۱۸۷)

(۵) مردوں اور عورتوں کے لئے مختلف صفوں کی فضیلت

اگر مرد اور عورتیں ایک ساتھ باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں تو مردوں کو صفِ اول میں اور عورتوں کو آخری صف میں شامل ہونے کی جستجو کرنی چاہئے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"خیر صفوف الرجال اولها و شر آخرها و خیر صفوف النساء آخرها و شرها اولها" (۱۸۸)

"مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور عورتوں میں سب سے بری پہلی صف ہے اور سب سے بہتر آخری صف ہے"

یہ حدیث "مسند ابو یعلیٰ" میں حضرت ابو سعید الخدریؓ سے، "مسند البزار"، معاجم الکبیر والاوسط للطبرانی اور "سنن الکبریٰ" للبیہقی میں حضرت ابن عباسؓ سے، "مسند البزار" اور "صحیح ابن حبان" میں حضرت انسؓ سے اور بعض دوسری کتب میں حضرات عمر بن الخطاب، ابو امامہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ بقول علامہ ہیثمیؒ "مسند ابو یعلیٰ" کی روایت کے رجال "ثقات" ہیں "مسند البزار" اور طبرانی الکبیر والاوسط کے رجال "موثقون" اور "مسند البزار" کے رجال بھی "ثقات" ہیں۔ (۱۸۹) امام ترمذیؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کو "حسن صحیح" قرار دیا ہے۔ (۱۹۰)

(۶) جماعت میں عورتوں کی صف کہاں ہو؟

اگر عورتیں مردوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوں تو ان کو چاہئے کہ اپنی صفیں مردوں کی صفوں سے پیچھے بنائیں۔ عورتوں کا مردوں کی صف میں یا مردوں کا عورتوں کی صف میں کھڑا ہونا قطعاً جائز نہیں ہے، خواہ ان میں سے کسی کی صف میں خلل ہی باقی ہو۔ اگر مسجد میں جگہ باقی نہ رہ گئی ہو تو بھی اس اختلاط کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ واضح رہے کہ اس میں محرم و غیر محرم یا نوجوان اور بوڑھی عورت کی بھی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اگر عورتیں کسی مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے جاتی ہوں تو ان کے لئے مردوں کی صفوں کے پیچھے کسی ایک گوشہ کو مخصوص کر لینا مستحسن ہے تاکہ بعد میں آنے والے مرد نمازیوں کو آگے صف تک جانے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کی صف مردوں کی صف کے پیچھے ہی ہو، اس بارے میں حضرت انس بن مالکؓ کی یہ حدیث قطعی نص کی حیثیت رکھتی ہے:

"ان جدته مليكة دعت رسول الله ﷺ لطعام صنعته فاكل منه ثم قال قوموا فلنصلّ بكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول مالبث فنضحته بالماء فقام عليه رسول الله ﷺ و صففت عليه انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى بنا ركعتين ثم انصرف" (۱۹۱)

"حضرت انسؓ کی دادی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کی ضیافت کی۔ آپؐ نے کھانا تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں: میں نے چٹائی کو جو اکثر استعمال کے باعث کالی پڑ گئی تھی، اٹھا کر دھویا۔ آپ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے۔ میں اور ایک یتیم آپؐ کے پیچھے اور بوڑھی دادی ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ پھر آپؐ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور سلام پھیرا"

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ:

"حضرت انسؓ کی یہ حدیث صحیح ہے اور اہل علم حضرات کے نزدیک اسی پر عمل ہے" (۱۹۲)

ایک اور حدیث میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا: (۱۹۳)

"صليت انا واليتيم في بيتنا خلف النبي ﷺ وامي خلفنا ام سليم"

"میں نے اور یتیم نے اپنے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میری والدہ ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں"

(۷) امام کے ساتھ اکیلا مرد اور اکیلی عورت کہاں کھڑی ہو؟

اگر امام کے ساتھ صرف ایک مرد اور صرف ایک ہی عورت ہو تو مرد امام کی داہنی جانب کھڑا ہو گا اور عورت ان دونوں کے پیچھے اکیلی کھڑی ہو گی۔ اس طرح باجماعت نماز میں عورت کا پچھلی صف میں منفرد ہونا، اس کے لئے باعثِ مضرت نہیں ہے کیونکہ تنہا عورت بھی ایک صف ہوتی ہے، چنانچہ امام ابن عبد البرؒ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ: "المرأة وحدها صف" (۱۹۴) اسی باعث امام بخاریؒ نے بھی اپنی "صحیح" میں ایک باب یوں مقرر فرمایا ہے: "باب المرأة وحدها تكون صفا" (۱۹۵) (یعنی اکیلی عورت بھی صف کے حکم میں ہے) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس ترجمۃ الباب سے بخاری" کو یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ حدیث: "لا صلوۃ لمنفرد خلف الصف" کے عمومی حکم سے عورت مستثنیٰ ہے اور یہ کہ مذکورہ حدیث صرف مردوں کے لئے ہی خاص ہے" (۱۹۶)

امام ترمذی" اہل علم حضرات سے نقل فرماتے ہیں:

"قالوا اذا کان مع الامام رجل وامراۃ ، قام الرجل عن یمین الامام والمراۃ خلفھما" (۱۹۷)

یہی چیز حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے۔ (۱۹۸) امام ابن قدامہ المقدسی" فرماتے ہیں:

"فان کان معھما رجل وقف عن یمینہ ووقفت المراۃ خلفھما وان کان معھما رجلان وقفا خلفہ ووقفت المراۃ خلفھما" (۱۹۹)

علامہ ابن رشد القرطبی" فرماتے ہیں:

"سنت یہ ہے کہ عورت تنہا مرد یا مردوں کے پیچھے کھڑی ہو، اگرچہ وہاں امام کے سوا صرف ایک ہی مرد ہو۔ اگر امام کے سوا کوئی دوسرا مرد نہ ہو تو تنہا عورت امام کے پیچھے کھڑی ہو۔ حضرت انس" کی حدیث کے ثبوت کی بنا پر اس بارے میں مجھے کسی اختلاف کا کوئی علم نہیں ہے" (۲۰۰)

امام بغوی" نے اس بارے میں ایک باب یوں باندھا ہے:

"اذا کانوا ثلاثۃ تقدم الامام ووقف الآخران خلفہ صفا والمراۃ تقف خلف الرجال وحدھا" (۲۰۱)

لیکن اگر ایک سے زیادہ عورتیں ہوں تو وہ مردوں کے پیچھے صف بنا کر ہی کھڑی ہوں گی جیسا کہ امام ابن تیمیہ" کے اس فتویٰ سے ظاہر ہے:

"لوکان معھا فی الصلاۃ امراۃ لکان من حقھا ان تقوم معھا" (۲۰۲)

(۸) ستونوں کے درمیان صفیں باندھ کر کھڑا ہونا

ستونوں کے درمیان صفیں باندھ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے، چنانچہ عبدالحمید بن محمود سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ: (۲۰۳)

"صلینا خلف امیر من الامراء فاضطرنا الناس فصلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالک کنا نتقی ھذا علی عھد رسول اللہ ﷺ"

"ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں پر جگہ کی تنگی کے باعث ہم نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجبوراً ستون کے درمیان نماز پڑھی جب ہم نماز پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا: ہم عہد رسالت میں اس سے بچا کرتے تھے"

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث حسن صحیح ہے"

اور معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

"کنا ننھی ان نصف بین السواری علی عھد رسول اللہ ﷺ و نطرد عنھا طردا" (۲۰۴)

"ہمیں عہد رسالت میں ستونوں کے درمیان صفیں باندھ کر نماز پڑھنے سے روکا جاتا تھا اور ہمیں وہاں سے ہٹا دیا جاتا تھا"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"لاتصطفوا بین السواری ولا تأتموا بقوم وھم یتحدثون"

اسی طرح آں رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا:

"انما کرھت الصلاۃ بین السواری للواحد والاثنین"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ان دونوں روایتوں کو امام طبرانی نے "معجم الکبیر" میں روایات کیا ہے اور بقول علامہ ہیثمیؒ "ان کی اسناد حسن ہیں" (۲۰۵) آں رضی اللہ عنہ ہی سے مروی بعض دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں: (۲۰۶)

"ستونوں کے درمیان کی جگہ سے اپنے آپ کو بچاؤ اور پہلی صف کو اختیار کرو"

(مزید تفصیل کے لئے حاشیہ (۲۰۷) کے تحت درج شدہ کتب کی طرف مراجعت مفید ہوگی)

سعید بن منصور کی روایت کے مطابق "حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عباس اور حضرت حذیفہ سے اس کی نہی منقول ہے" جبکہ امام احمد بن حنبل، امام اسحاق بن راہویہ اور امام نخعی اس کی کراہت کے قائل ہیں۔ ابن سید الناسؒ کا قول ہے کہ "صحابہ کے درمیان اس امر پر کسی اختلاف کا علم نہیں ہے۔" امام ابن سیرین، امام مالک، امام شافعی، امام ابوحنیفہ اور امام ابن منذر نے امام اور منفرد پر قیاساً اس کی رخصت بیان کی ہے مگر امام شوکانیؒ نے قیاس المؤتمین علی الامام والمنفرد کو احادیث الباب کے ساتھ مصادمت کے باعث فاسد الاعتبار قرار دیا ہے۔ (۲۰۸)

چونکہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ جب آپؐ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی، لہٰذا امام یا منفرد کا ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا تو درست ہے لیکن مقتدیوں کا ستونوں کے درمیان صفیں بنانا مکروہ ہے۔ بقول ابن رسلان: "حسن، ابن سیرین، سعید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن جبیر، ابراہیم تیمی اور سوید بن غفلہ ستونوں کے درمیان امامت کیا کرتے تھے" (۲۰۹)

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:

"امام کے لئے ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہے لیکن مقتدیوں کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ ایسا کرنے سے صف کٹتی ہے" (۲۱۰)

ابوبکر بن العربی نے اس کراہت کی یہ توجیہ فرمائی ہے کہ:

"ستون انقطاعِ صف کا باعث ہوتا ہے یا پھر یہ جوتوں کے رکھنے کی جگہ ہے"

لیکن ابن سید الناس کہتے ہیں کہ "پہلی علت زیادہ قرین قیاس ہے، دوسری تو نَوا ایجاد ہے"

اور علامہ قرطبی فرماتے ہیں:

"وروی ان سبب کراھة ذلک انه مصلّی جن المومنین" (۲۱۱)

مختصراً یہ کہ سببِ کراہت خواہ کچھ بھی ہو، مقتدیوں کے لئے ستونوں کے مابین صفیں بنانا عبدالحمید بن محمود کی مذکورہ بالا حدیث کے پیش نظر بہرحال مکروہ ہے جیسا کہ علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے بیان فرمایا ہے، فرماتے ہیں:

"عبدالحمید بن محمود کی یہ حدیث ستونوں کے درمیان (باجماعت) نماز کی کراہت پر دلالت کرتی ہے" (۲۱۲)

(۹) امام اور صفوں کے مابین نہر یا دیوار وغیرہ کا حائل ہونا

اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان دیوار، نہر یا رستہ وغیرہ حائل ہو جس کی وجہ سے مقتدیوں پر امام کی حرکات مشتبہ ہو جائیں تو ایسی صورت میں حضرت عمر بن الخطاب کے قول کے مطابق مقتدی، امام کے ساتھ نہیں سمجھے جائیں گے۔ آں رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر امام اور مقتدیوں کے مابین رستہ یا نہر یا دیوار حائل ہو تو مقتدی امام کے ساتھ نہیں ہیں" (۲۱۳)

(۱۰) اگلی صف میں خلا ہو تو آنے والا مقتدی اس میں داخل ہو

اگر کوئی مقتدی صفیں درست ہونے کے بعد یا نماز شروع ہونے کے بعد مسجد میں آئے اور اسے اگلی کسی صف میں کوئی خلا نظر آئے تو اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے۔

عبیداللہ بن ابی یزید روایت کرتے ہیں کہ:

"میں نے مسور بن مخرمہ کو دیکھا ہے کہ آپ صفوں کے درمیان گھس کر پہلی یا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری صف میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے" (۲۱۴)

اگر کوئی شخص پچھلی صف میں کھڑا ہو گیا دریں حالیکہ اگلی صف میں اس کے داخل ہو جانے کی گنجائش موجود تھی، وہ اس کو جانتا تھا اور دخول کی قدرت بھی رکھتا تھا، تو ایسی حالت میں بقول امام ابن حزمؒ: "اس کی نماز باطل ہو جائے گی" (۲۱۵)

(۱۱) اگر مقتدی کوئی جگہ نہ پائے تو امام کی داہنی جانب کھڑا ہو جائے

اگر کوئی مقتدی کسی صف میں اپنے لئے کوئی جگہ نہ پائے یا ضیقُ المکان کی صورت درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ صفوں سے گزرتا ہو اندر جائے اور امام کی داہنی جانب جا کھڑا ہو۔ امام ابن قدامہ مقدسیؒ فرماتے ہیں:

"اگر مقتدی داخل ہو اور صف میں شگاف پائے تو اس میں داخل ہو جائے۔ اگر شگاف نظر نہ آئے تو امام کی داہنی جانب کھڑا ہو جائے۔ اس کے لئے اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچ کر اس کے ساتھ کھڑا ہونا مستحب نہیں ہے" (۲۱۶)

شیخ ابن باز حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"کسی مقتدی کو اگلی صف سے کھینچ کر اپنے ساتھ ملانے کا جواز محل نظر ہے کیونکہ اس بارے میں وارد حدیث ضعیف ہے، اور اس لئے بھی کہ مقتدی کو صف سے کھینچنا صف میں شگاف پیدا کرنے کا باعث ہے حالانکہ خلل کو بند کرنا مشروع ہے۔ پس اولیٰ یہ ہے کہ مقتدی کے کھینچنے کو ترک کر کے صف میں اپنے لئے گنجائش تلاش کرے، یا پھر امام کی داہنی جانب کھڑا ہو جائے، واللہ اعلم" (۲۱۷)

(۱۲) دو مقتدیوں میں سے اگر ایک مقتدی نماز ترک کر دے تو دوسرا مقتدی کیا کرے؟

اگر صرف دو شخص کسی امام کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کر رہے ہوں اور ان میں سے کوئی ایک مقتدی کسی عذر کی بنا پر نماز چھوڑ کر چلا جائے تو دوسرے شخص کو چاہئے کہ اپنی جگہ سے بڑھ کر امام کی داہنی جانب کھڑا ہو جائے جیسا کہ امام ابن قدامہؒ نے "المغنی" (۲۱۸) میں فرمایا ہے، لیکن اگر امام کے پیچھے کئی صفیں ہوں مگر آخری صف میں دو ہی مقتدی ہوں اور ان میں سے بھی کوئی مقتدی نماز چھوڑ کر چلا جائے تو جو شخص تنہا رہ گیا ہے، اگر وہ اگلی صف میں خلا پائے تو اس میں داخل ہو جائے، اگر خلا نہ پائے تو امام کی داہنی جانب جا کر کھڑا ہو جائے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی جگہ پر تنہا ہی نماز پڑھ لے۔ ان شاء اللہ اس کی نماز ہو جائے گی، کیونکہ حضرت انسؓ، رسول اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا:

"اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر" (۲۱۹)

"پہلے اگلی صفیں پوری کرو، پھر اس کو جو اس کے بعد ہوں۔ اگر کوئی کمی ہو تو وہ پچھلی صف ہی میں رہنی چاہئے" ـــــ اس حدیث کی اسناد "صحیح" ہے۔

(۱۳) اگر امام تنہا مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو دوسرا آنے والا شخص کس طرح جماعت میں شامل ہو؟

اگر کوئی تنہا شخص امام کے برابر کھڑا ہو کر باجماعت نماز ادا کر رہا ہو اور کوئی دوسرا شخص آکر نماز میں شامل ہونا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ حسبِ سہولت یا تو مقتدی کو اشارہ کرکے اپنے ساتھ پیچھے لے آئے اور اس کے ساتھ صف بنالے یا پھر امام کو آگے بڑھنے کا اشارہ کرکے اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے۔

(۱۴) عورت کی امامت

عورت عورتوں کی امامت کر سکتی ہے۔ اس بارے میں قرآن و سنت میں ممانعت کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے، بلکہ بعض احادیث کی روشنی میں ایسا کرنا مسنون و ماثور اور باعثِ اجرو خیر ہے، جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا ـــــ سلف صالحین میں سے اُم المومنین حضرت عائشہ، ام سلمہ، عطاء، مجاہد، ثوری، اوزاعی، شافعی، اسحاق بن راہویہ، طبری اور ابوثور کے نزدیک عورت کی امامت "مستحب" ہے۔ امام احمد بن حنبل کے نزدیک "غیر مستحب" اور اصحاب الرائے بالخصوص حنفیہ کے نزدیک "مکروہ" لیکن اگر امام بن جائے تو جائز ہے۔ شعبی، نخعی اور قتادہ کے نزدیک نوافل میں تو درست لیکن فرض نمازوں میں غیر درست ہے۔ حسن اور سلیم بن یسار کے نزدیک فرض اور نوافل دونوں میں عورت کی امامت نہیں ہے۔ امام مالکؒ نے عورتوں کی امامت سے مطلقاً منع کیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ "عورت کو کسی دوسری عورت کی امامت نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس کے لئے اذان دینا مکروہ ہے۔" (۲۲۰)

میسرہ بن حبیب النہدی نے روایت کی ہے کہ:

"ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرض نمازوں میں عورتوں کی امامت کے فرائض انجام دیئے" (۲۲۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمیمہ بنت سلمہ نے روایت کی ہے کہ:

"حضرت عائشہؓ نے مغرب کی نماز میں عورتوں کی امامت کے فرائض انجام دیئے پس عورتوں کے وسط میں کھڑی ہوئیں اور جہری قراءت فرمائی" (۲۲۲)

حسن بن حسن بیان کرتے ہیں کہ:

"ام المومنین ام سلمہؓ رمضان المبارک میں عورتوں کی امامت کے فرائض انجام دیتی تھیں اور عورتوں کی صف کے بیچ میں کھڑی ہوتی تھیں" (۲۲۳)

امام ابن حزمؒ اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

"یہ بہترین سلسلہ سند ہے، اس کے سب راوی ثقہ۔ الثقات ہیں۔ یہ سند کیا ہے سونے کی ایک لڑی ہے" (۲۲۴)

حجیرہ بنت حصین روایت کرتی ہیں کہ:

"ام سلمہؓ نے نماز عصر میں عورتوں کی امامت کے فرائض انجام دیئے اور آپ وسط صف میں کھڑی ہوئی تھیں" (۲۲۵)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا:

"عورت، عورت کی امامت کرا سکتی ہے، لیکن امامت کے وقت وہ عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہوگی" (۲۲۶)

حضرت ابن عمرؓ کے متعلق بھی مروی ہے کہ:

"آپؓ اپنی ایک باندی کو حکم دیتے تھے، پس وہ رمضان المبارک میں عورتوں کو باجماعت نماز پڑھاتی تھی" (۲۲۷)

ان تمام روایات کو دیکھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عورت دوسری عورتوں کو فرض اور نفل ہر دو طرح کی نمازوں میں بلا کراہت امامت کر سکتی ہے۔ جن نمازوں میں جہری قراءت کی جاتی ہے ان میں بالجہر قرأت بھی کر سکتی ہے۔ اگر آس پاس غیر محرم مرد ہوں تو قرأت بالجہر نہ کرے لیکن اگر اس امام عورت کے محرم مرد ہو تو قرات بالجہر میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲۲۸)

جہاں تک جماعت کے لئے عورت کے اذان دینے اور اقامت کہنے کا مسئلہ ہے تو عورت کے لئے پست آواز میں اذان دینا اور اقامت کہنا بھی جائز ہے، جیسا کہ طاؤسؒ کے اس قول سے واضح ہوتا ہے، فرماتے ہیں:

"ام المومنین حضرت عائشہؓ اذان و اقامت خود کہہ دیا کرتی تھیں" (۲۲۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک امام عورت کے کھڑے ہونے کی جگہ کا سوال ہے تو اس کے لئے اگلی صف کے وسط میں کھڑا ہونا مستحب ہے۔ علامہ ابن قدامہ المقدسیؒ فرماتے ہیں:

"جو علماء عورت کی امامت کے قائل ہیں، ان کے نزدیک اس بارے میں ہمیں کسی اختلاف کا علم نہیں ہے کہ اگر کوئی عورت دوسری عورتوں کی امامت کر رہی ہو تو وہ ان کے وسط میں کھڑی ہو کیونکہ عورت کے لئے مستور رہنا زیادہ پسندیدہ ہے اور جب وہ صف کے وسط میں کھڑی ہو تو مستور ہوتی ہے کیونکہ اسے دونوں جانب سے دوسری عورتوں نے چھپا رکھا ہوتا ہے اور یہ مستحب ہے.... الخ۔" (۲۳۰)

لیکن امام ابن حزم ظاہریؒ فرماتے ہیں:

"امام عورت کے صف کے آگے کھڑے ہونے کے ممانعت کی بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک وہ عورتوں کے آگے کھڑی ہو کر بھی امامت کے فرائض انجام دے سکتی ہے... الخ۔" (۲۳۱) (واللہ اعلم بالصواب)

آخری تنبیہ

ہمارے سبھی نمازی بھائیوں کو اچھی طرح علم ہے کہ ہمارا دین حنیف ایک ایسا دین ہے کہ جس میں نہ افراط ہے اور نہ تفریط، لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ باجماعت نماز کے دوران ہم اپنی صفوں کی برابری اور درستگی کے مرغوب عمل کو ہرگز ترک نہ کریں۔ بلاشبہ نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنا ہی اس عبادت کی روح ہے اور جس نے ہم سب کو نماز میں خشوع اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، اُسی نے تسویۃ الصفوف کا حکم بھی دیا ہے۔ مگر باوجود اس اہمیت اور تاکید کے جو اس رسالہ میں مذکور ہے، کسی نمازی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ تسویۃ الصفوف میں اس قدر مشغول و منہمک ہو کر رہ جائے کہ اس سے خشوع و خضوع قطعاً رخصت ہو جائے یا قراءت و سماع میں خلل واقع ہونے لگے۔ پس ضروری ہے کہ ہر نمازی اقامتِ صفوف کے وقت ہی اپنی صف کو بہر اعتبار درست کرلے اور اپنا قدم ٹھیک اسی جگہ پر رکھے جو کہ مناسب ہو اور دوسرے نمازیوں کے اہمال کے سبب استقامت صف کے لئے بار بار اپنی توجہ نماز سے نہ ہٹائے۔ واللہ اعلم بالصواب

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ

والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین

۱۔ آل عمران۔۱۰۲ ـــــ ۲۔ النساء۔۱ ـــــ ۳۔ الاحزاب۔۷۰، ۷۱ ـــــ ۴۔ صحیح البخاری مع فتح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الباری ج ۲ ص ۱۳، "الابداع فی مضار الابتداع" للشیخ علی محفوظ ص ۱۶۲ (بتصرف یسیر) —— ۵- المجموع، ج ۴ ص ۲۲۶ —— ۶- فتح الباری ج ۲ ص ۲۰۷، عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۰ —— ۷- مسند احمد ج ۶ ص ۶۷، ۱۶۰، صحیح ابن خزیمہ، ۱۵۵، صحیح ابن حبان، ۳۹۴ —— ۸- سنن ابن ماجہ، ۹۹۵ —— ۹- صحیح الترغیب و الترہیب ص ۲۰۰ —— ۱۰- سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۳، سنن ابن ماجہ ۱۰۰۵، صحیح ابن حبان ۳۹۳، سنن الکبری للبیہقی ج ۳ ص ۱۰۳، شرح السنہ للبغوی ج ۳ ص ۳۷۴ —— ۱۱- المشکاۃ تحقیق الالبانی ج ۱ ص ۳۴۲ —— ۱۲- فیض القدیر ج ۲ ص ۲۶۹ —— ۱۳- سنن النسائی ج ۲ ص ۹۳، المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۲۱۳، سنن ابی داؤد مع عون ج ۱ ص ۲۵۱، صحیح ابن خزیمہ ۱۵۴۹ —— ۱۴- المجموع ج ۴ ص ۲۲۷، ۳۰۱ —— ۱۵- صحیح الترغیب و الترہیب ص ۲۰۰ —— ۱۶- فیض القدیر ج ۲ ص ۲۳۶ —— ۱۷- زہر الربی علی المجتبیٰ ج ۲ ص ۹۳ —— ۱۸- رواہ البزار کما فی مجمع الزوائد ج ۲ ص ۹۰ —— ۱۹- صحیح الترغیب والترہیب ص ۲۰۰ —— ۲۰- رواہ الطبرانی فی الاوسط —— ۲۱- صحیح الترغیب والترہیب ص ۲۰۱ —— ۲۲- رواہ البزار —— ۲۳- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۹۱ —— ۲۴- سنن ابی داؤد مع عون ج ۱ ص ۲۵۰ —— ۲۵- صحیح الجامع الصغیر ج ۱ ص ۳۷۶ —— ۲۶- مسند احمد ج ۴ ص ۱۸۵، ۲۹۶، ۳۰۴ —— ۲۷- شرح السنہ ج ۳ ص ۳۷۲ —— ۲۸- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۹۱ —— ۲۹- صحیح الترغیب و الترہیب ص ۱۹۷ —— ۳۰- رواہ ابن ماجہ، جامع الترمذی مع تحفہ ج ۱ ص ۱۹۲، شرح السنہ ج ۳ ص ۳۷۰ —— ۳۱- صحیح الترغیب و الترہیب ص ۱۹۶ —— ۳۲- صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۰۸، صحیح مسلم ۴۳۳، جامع الترمذی مع تحفہ ج ۱ ص ۱۹۲، شرح السنہ ج ۳ ص ۳۷۰ —— ۳۳- کذا فی صحیح الترغیب و الترہیب ص ۱۹۶ —— ۳۴- رواہ الطبرانی فی الکبیر —— ۳۵- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۹۲ —— ۳۶- بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد ج ۱ ص ۱۴۹ —— ۳۷- المحلی ج ۳ ص ۸۷ (مترجم) —— ۳۸- نیل الاوطار ج ۳ ص ۲۳۲ —— ۳۹- فتح الباری ج ۲ ص ۲۰۸ —— ۴۰- نفس مصدر ج ۲ ص ۲۰۸ —— ۴۱- ایضاً —— ۴۲- ایضاً —— ۴۳- ایضاً —— ۴۴- بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۱۴۹ —— ۴۵- صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۰۹، صحیح مسلم ج ۴ ص ۱۵۶، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۱، سنن ابن ماجہ ۹۹۳، صحیح ابو عوانہ ج ۲ ص ۳۸، الدارمی ج ۱ ص ۲۸۹ —— ۴۶- سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۱، جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۳، شرح السنہ ج ۳ ص ۳۶۸، مسند احمد، مسند ابویعلی، طبرانی الکبیر والاوسط —— ۴۷- صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۰۸ —— ۴۸- المحلی ج ۳ ص ۷۷ (مترجم) —— ۴۹- فتح الباری ج ۲ ص ۲۰۹ —— ۵۰- النور: ۵۶، البقرہ: ۴۳ وغیرہ —— ۵۱- التعلیق المغنی ج ۱ ص ۲۸۳، عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۰ —— ۵۲- صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۰۷، صحیح مسلم ج ۴ ص ۱۵۷، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۰، جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۳ (وقال الترمذی "حدیث حسن صحیح")، سنن ابن ماجہ ۹۹۴، مسند احمد ج ۴ ص ۲۷۲، سنن النسائی ج ۲ ص ۸۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۵۱، مصنف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرزاق ۲۴۲۹ ـــــ ۵۳- سنن ابی داؤد ج ا ص ۲۵۰ ـــــ ۵۴- سنن الدارقطنی ـــــ ۵۵- فتح الباری ج ۲ ص ۲۰۷، عون المعبود ج ا ص ۲۵۰ (ملخصا) ـــــ ۵۶- فتح الباری ج ۲ ص ۲۰۷، عون المعبود ج ا ص ۲۵۰، تحفۃ الاحوذی ج ا ص ۱۹۲-۱۹۳ ـــــ ۵۷- مسند احمد ج ۵ ص ۳۸۳، سنن الکبریٰ للبیہقی ج ا ص ۲۱۳ ـــــ ۵۸- صحیح الجامع الصغیر ج ۲ ص ۷۷۸، ارواء الغلیل ج ا ص ۳۱۶ ـــــ ۵۹- مسند احمد ج ۵ ص ۲۶۲ ـــــ ۶۰- صحیح الترغیب والترہیب ص ۱۹۷ ـــــ ۶۱- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۹۱ ـــــ ۶۲- تحقیق المشکاۃ ج ا ص ۳۴۴ ـــــ ۶۳- الضعفاء والمتروکین للنسائی نمبر ۴۹۱، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۳ ص ۴۶۲، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج ۳ ص ۴، الجرح و التعدیل لابن ابی حاتم ج ۷ ص ۸۵، المجروحین لابن حبان ج ۲ ص ۲۶۰، التاریخ الکبیر للبخاری ج ۷ ص ۱۳۴، میزان الاعتدال للذھبی ج ۳ ص ۳۴۳، تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۲۶۰، تقریب ج ۲ ص ۱۰۸، فتح الباری ج ۲ ص ۴۱۸، سنن الدارقطنی ج ا ص ۴۹، ۱۴۲ ج ۴ ص ۲۶۶، مجمع الزوائد للہیثمی ج ۵ ص ۱۰۰، ج ۸ ص ۱۱۱، نصب الرایہ للزیلعی ج ا ص ۱۱۹ ج ۲ ص ۲۱۸ ج ۴ ص ۳۱۱، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج ۳ ص ۲۲۴ ـــــ ۶۴- سنن ابی داؤد ج ا ص ۲۵۱، شرح السنۃ ج ۳ ص ۳۶۹، صحیح ابن حبان نمبر ۳۸۷ ـــــ ۶۵- رواہ الطبرانی فی الکبیر ـــــ ۶۶- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۹۰، ۹۱ ـــــ ۶۷- المومنون ۱۰۰، ۲ ـــــ ۶۸- رواہ احمد ـــــ ۶۹- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۸۹ ـــــ ۷۰- رواہ الطبرانی فی الکبیر ـــــ ۷۱- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۹۱ ـــــ ۷۲- فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۰ ـــــ ۷۳- نفس مصدر ج ۲ ص ۲۰۷ ـــــ ۷۴- المحلی ج ۳ ص ۷۶ (مترجم) ـــــ ۷۵- مجموع الفتاویٰ ج ۲۳ ص ۳۹۴ ـــــ ۷۶- تحفۃ الاحوذی ج ا ص ۱۹۳ ـــــ ۷۷- سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ج ۲ ص ۳۲۳ ـــــ ۷۸- صحیح مسلم نمبر ۴۳۰، سنن ابی داؤد ج ا ص ۲۴۹، شرح السنۃ ج ۳ ص ۳۶۶، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ ـــــ ۷۹- عون المعبود ج ا ص ۲۴۹ ـــــ ۸۰- صحیح مسلم ج ۴ ص ۱۵۴، سنن ابی داؤد ج ا ص ۲۵۳، جامع الترمذی ج ا ص ۱۹۳، سنن النسائی ج ۲ ص ۸۷، ۸۸، ۹۰، سنن ابن ماجہ نمبر ۹۷۶، صحیح ابوعوانہ ج ۲ ص ۴۱-۴۲، مصنف عبدالرزاق نمبر ۲۴۳۰، ۲۴۵۶، شرح السنۃ ج ۳ ص ۳۷۵، الدارمی ج ا ص ۲۹۰ ـــــ ۸۱- کذافی عون المعبود ج ا ص ۲۵۳ ـــــ ۸۲- نفس مصدر ج ا ص ۲۵۳ ـــــ ۸۳- شرح السنۃ ج ۳ ص ۳۷۶ ـــــ ۸۴- صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۰۸، ۲۱۱، شرح السنۃ ج ۳ ص ۳۶۵، مصنف ابن ابی شیبہ ج ا ص ۳۵۱ ـــــ ۸۵- رواہ البزار ـــــ ۸۶- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۸۹ ـــــ ۸۷- شرح السنۃ ج ۳ ص ۳۶۶، مسند احمد ج ۳ ص ۲۶۸، ۲۸۶، سنن النسائی ج ۲ ص ۹۱ ـــــ ۸۸- سنن ابی داؤد ج ا ص ۲۵۰ ـــــ ۸۹- صحیح الترغیب والترہیب ص ۲۰۳ ـــــ ۹۰- سنن الدارقطنی ج ا ص ۲۸۳ ـــــ ۹۱- سنن ابی داؤد ج ا ص ۲۵۱، صحیح ابن خزیمہ نمبر ۱۵۴۹، المستدرک للحاکم ج ا ص ۲۱۳، سنن النسائی ج ۲ ص ۹۳، سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۱۰۱، مسند احمد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وصححہ الالبانی فی صحیح الترغیب والترہیب ص ۱۹۸) ـــــ ۹۲- سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۱ ـــــ ۹۳- عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۱ ـــــ ۹۴، ۹۵- عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۱ ـــــ ۹۶- رواہ احمد ـــــ ۹۷- صحیح الترغیب و الترہیب ص ۱۹۹ ـــــ ۹۸- صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۰۹ ـــــ ۹۹- عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۱ ـــــ ۱۰۰- فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۱ ـــــ ۱۰۱- سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۲ (وصححہ الالبانی فی صحیح الترغیب والترہیب ص ۱۹۹) ـــــ ۱۰۲- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۹۰ ـــــ ۱۰۳- فیض القدیر ج ۳ ص ۴۶۶ ـــــ ۱۰۴- عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۲ ـــــ ۱۰۵- صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۱۱ ـــــ ۱۰۶- فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۱ ـــــ ۱۰۷- صحیح مسلم ج ۴ ص ۱۵۷، مصنف عبدالرزاق نمبر ۲۴۲۹، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۰، سنن النسائی ج ۲ ص ۸۹، شرح السنۃ ج ۳ ص ۳۶۴، سنن ابن ماجہ نمبر ۹۹۴، مسند احمد ج ۴ ص ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۶، ۲۷۷، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۵۱ ـــــ ۱۰۸- عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۰ ـــــ ۱۰۹- سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۰، سنن النسائی ج ۲ ص ۹۰، سنن ابی ماجہ نمبر ۹۹۷، شرح السنۃ ج ۳ ص ۳۷۴، صحیح ابن خزیمہ نمبر ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، صحیح ابن حبان نمبر ۳۸۶، سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۱۰۳، مصنف عبدالرزاق نمبر ۲۴۳۱ ـــــ ۱۱۰- رواہ الطبرانی فی الصغیر ـــــ ۱۱۱- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۹۰ ـــــ ۱۱۲- مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۵۴ ـــــ ۱۱۳- مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۴۵۳ ـــــ ۱۱۴- المحلی ج ۳ ص ۸۱ ـــــ ۱۱۵- فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۰ ـــــ ۱۱۶- المحلی ج ۳ ص ۸۲ ـــــ ۱۱۷- موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۹۵، مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۴۷، تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۱۹۳ ـــــ ۱۱۸- جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۳ ـــــ ۱۱۹- مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۵۲ ـــــ ۱۲۰- موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۰۴، سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۲۰، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۵۲، مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۴۹، المحلی ج ۴ ص ۵۹، ۱۱۵، کنز العمال ج ۸ ص ۲۷۲ ج ۹ ص ۱۹۷ ـــــ ۱۲۱- موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۵۸، مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۴۰، سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۲۲، تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۱۹۳، کنز العمال ج ۸ ص ۲۹۷ ـــــ ۱۲۲- جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۳ ـــــ ۱۲۳- رواہ احمد ـــــ ۱۲۴- مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۴۷، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۵۲، المحلی ج ۳ ص ۸۳، فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۰ ـــــ ۱۲۵- فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۰ ـــــ ۱۲۶- المحلی ج ۳ ص ۸۳ ـــــ ۱۲۷- فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۰ ـــــ ۱۲۸- عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۱ ـــــ ۱۲۹- فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۰ ـــــ ۱۳۰- مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۵۷، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۸۰، المحلی ج ۳ ص ۸۳ ـــــ ۱۳۱- المحلی ج ۳ ص ۸۳ ـــــ ۱۳۲- رواہ احمد ـــــ ۱۳۳- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۹۰ ـــــ ۱۳۴- صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۰۹ ـــــ ۱۳۵- صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۱۰، المحلی ج ۳ ص ۸۳ ـــــ ۱۳۶- فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۱، تعلیق المغنی ج ۱ ص ۲۸۳، عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۰ ـــــ ۱۳۷- فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۰ ـــــ ۱۳۸- صحیح البخاری ج ۲ ص ۱۹۰،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم نمبر ۷۶۳، سنن ابی داؤد ج۱ ص۲۳۶، جامع الترمذی ج۱ ص۱۹۵، شرح السنہ ج۳
ص۳۸۳ ـــــ ۱۳۹- صحیح البخاری ج۲ ص۱۹۰ ـــــ ۱۴۰- فتح الباری ج۲ ص۱۹۰ ـــــ
۱۴۱-بدایہ المجتہد ج۱ ص۱۴۸ ـــــ ۱۴۲- سنن ابی داؤد ج۱ ص۲۵۴، جامع الترمذی ج۱
ص۱۹۴-۱۹۵، مسند احمد ج۴ ص۲۲۸، سنن ابن ماجہ نمبر۱۰۰۴، مسند الشافعی نمبر۱۷۶، مصنف
عبدالرزاق ج۲ ص۵۹، مسند الطیالسی ص۱۶۶، مصنف ابن ابی شیبہ ج۲ ص۱۹۲، صحیح ابن حبان
نمبر۴۰۳، الدارمی ج۱ ص۲۹۴-۲۹۵، سنن الکبریٰ للبیہقی ج۳ ص۱۰۴، شرح السنہ ج۳
ص۳۷۹، شرح معانی الاثار للطحاوی ج۱ ص۲۲۹، المحلی ج۴ ص۵۲، صحیح ابن خزیمہ نمبر۱۵۶۹،
ابن عساکر ج۱۷/۲ ص۳۴۹، موارد الظمان ص۱۱۶، نصب الرایہ ج۲ ص۳۸، مسائل الامام
احمد لابی داؤد ص۳۵ ـــــ ۱۴۳- تحقیق المشکاۃ ج۱ ص۳۴۵، ارواء الغلیل ج۲ ص۳۲۳ ـــــ
۱۴۴- مصباح الزجاجہ ج۱ ص۱۲۲ ـــــ ۱۴۵-فتح الباری ج۲ ص۲۶۸، تلخیص الحبیر ج۲
ص۳۷، تحفۃ الاحوذی ج۱ ص۱۹۴ ـــــ ۱۴۶-المجموع ج۴ ص۲۹۸ ـــــ ۱۴۷-المغنی ج۲
ص۲۱۲ ـــــ ۱۴۸- مسند احمد ج۴ ص۲۳، سنن ابن ماجہ ص۷۰، شرح معانی الاثار للطحاوی
ص۲۲۹، سنن الکبری للبیہقی ج۳ ص۱۰۵، المحلی ج۴ ص۵۳، صحیح ابن حبان نمبر۴۰۱، صحیح ابن
خزیمہ ج۳ ص۳۰، مصنف ابن ابی شیبہ ج۲ ص۱۹۳، موارد الظمان ص۱۱۶ ـــــ ۱۴۹- المغنی
ج۲ ص۲۱۲ ـــــ ۱۵۰- تحفۃ الاحوذی ج۱ ص۱۹۴ ـــــ ۱۵۱-اخرجہ ابن حباب کذا فی النیل و تحفہ
- الاحوذی ج۱ ص۱۹۴ و بلوغ المرام ص۱۵۴ و فتح الباری ج۲ ص۲۶۸ ـــــ ۱۵۲- تحفۃ
الاحوذی ج۱ ص۱۹۴ ـــــ ۱۵۳-البقرہ:۲۸۶ ـــــ ۱۵۴-المحلی ج۳ ص۷۳ (مترجم) ـــــ ۱۵۵-
بدایہ المجتہد ج۱ ص۱۵۶ ـــــ ۱۵۶- نفس مصدر ج۱ ص۷۰ ـــــ ۱۵۷- شرح السنہ ج۳
ص۳۷۸، المغنی ج۲ ص۲۱۱، عون المعبود ج۱ ص۲۵۴، فتح الباری ج۲ ص۲۶۸، تحفۃ الاحوذی
ج۱ ص۱۹۴ ـــــ ۱۵۸- جامع الترمذی ج۱ ص۱۹۵ ـــــ ۱۵۹- المغنی ج۲ ص۲۱۱ ـــــ ۱۶۰- مجموع
فتاویٰ ج۲۳ ص۳۹۳-۳۹۷ ـــــ ۱۶۱- تحفۃ الاحوذی ج۱ ص۱۹۵ ـــــ ۱۶۲- رواہ الطبرانی فی
الاوسط ـــــ ۱۶۳-مجمع الزوائد ج۲ ص۹۶ ـــــ ۱۶۴- تلخیص الحبیر ج۲ ص۳۷، تحفۃ الاحوذی
ج۱ ص۱۹۵، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ ج۲ ص۳۲۲-۳۲۳ ـــــ ۱۶۵-الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۱
ص۱۴۲، المجروحین لابن حبان ج۱ ص۱۸۹، میزان الاعتدال ج۱ ص۳۱۱، الضعفاء والمتروکین
لابن الجوزی ج۱ ص۱۴۰ ج۲ ص۹۶ ج۴ ص۵۶ ـــــ ۱۶۶- مسند ابویعلی ج۲ ص۴۴۵ ـــــ
۱۶۷-مفارید ابویعلی ج۳ /۱ ص۱۵، مسند ابویعلی ج۱ ص۹۶، سنن الکبری للبیہقی ج۳ ص۱۰۵
ـــــ ۱۶۸-مجمع الزوائد ج۲ ص۹۶، تحفۃ الاحوذی ج۱ ص۱۹۵ ـــــ ۱۶۹- الضعفاء والمتروکین
للنسائی نمبر۲۶۲، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج۱ ص۳۱۰، تاریخ یحییٰ بن معین ج۳
ص۴۴۹، ۵۲۳، العلل لابن حنبل ج۱ ص۵۰، التاریخ الکبیر للبخاری ج۲ ص۱۷۶، التاریخ الصغیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للبخاری ج ۲ ص ۸۷، الضعفاء الصغیر للبخاری نمبر ۵۶، المعرفۃ والتاریخ للبسوی ج ۳ ص ۳۹، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۲ ص ۱۷۶ الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج ۲ ص ۲۸۲، المجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۳۵۵، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۳ نمبر ۱۲۹۵، الضعفاء والمترو کین للدارقطنی نمبر ۲۴۶، میزان الاعتدال الذھبی ج ۲ ص ۱۱۷، تقریب التہذیب لابن حجر ج ۱ ص ۲۸۵، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۵۸ ج ۲ ص ۹۶ —— ۱۷۰۔ تاریخ اصبہان لابو الشیخ ابن حبان ص ۱۲۹، اخبار اصبہان لابی نعیم ج ۲ ص ۳۶۴، المعجم لابن الاعرابی ق ۱/ ۱۲۲ —— ۱۷۱۔ تلخیص الحبیر ص ۱۲۵، تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۱۹۵ —— ۱۷۲۔ ارواء الغلیل ج ۲ ص ۳۲۶، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ ج ۲ ص ۳۲۲ ——

۱۷۳۔ تاریخ یحیٰی بن معین ج ۲ ص ۴۹۰، التاریخ الکبیر للبخاری ج ۴ ص ۱۵۶، الضعفاء الکبیر العقیلی ج ۳ ص ۴۶۹، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج ۷ ص ۹۶، المجروحین لابن حبان ج ۲ ص ۲۱۸ الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۶ ص ۲۰۶۳، الضعفاء والمترو کین للنسائی ۴۹۹، میزان الاعتدال للذہبی ج ۳ ص ۳۹۳، تہذیب التہذیب لابن حجر ج ۸ ص ۳۹۱، تقریب التہذیب ج ۲ ص ۱۲۸، فتح الباری ج ۱۳ ص ۲۸۵، سنن الکبری للبیہقی ج ۶ ص ۱۳۶ ج ۷ ص ۲۷۶ ج ۸ ص ۴۲، ۳۴۴ ج ۱۰ ص ۲۷۱، سنن الدارقطنی ج ۱ ص ۳۳۰، نصب الرایہ للزیلعی ج ۲ ص ۱۹، ۵۱، ۳۸۹ ج ۳ ص ۴۱۴ ج ۴ ص ۱۱۷، ۱۱۹، ۳۳۳، تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۲۸، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۵۸ ج ۳ ص ۲۷، ۱۱۲، ۲۹۰، ج ۴ ص ۱۱۰، ۲۸۳ ج ۵ ص ۴۲، ۱۴۶ ج ۹ ص ۱۶۶، ۱۷۰ ج ۱۰ ص ۹۵ ——

۱۷۴۔ الضعفاء والمترو کین لابن الجوزی ج ۳ ص ۱۹۹، میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ ص ۳۹۴ —— ۱۷۵۔ سنن الکبری للبیہقی ج ۳ ص ۱۰۵، نصب الرایہ ج ۲ ص ۳۹، عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۱، تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۱۹۵ —— ۱۷۶۔ عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۱ —— ۱۷۷۔ الاختیارات ص ۴۲ —— ۱۷۸۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ ج ۲ ص ۳۲۳ —— ۱۷۹۔ المجموع للنووی ج ۴ ص ۲۹۹ —— ۱۸۰۔ فتح الباری بتعلیق ابن باز ج ۲ ص ۲۱۳ —— ۱۸۱۔ سنن ابی داوٗد ج ۱ ص ۲۵۴، صحیح مسلم ج ۴ ص ۱۵۸، ۱۵۹، سنن النسائی ج ۲ ص ۸۳، سنن ابن ماجہ ۹۷۸، سنن الکبری للبیہقی ج ۳ ص ۱۰۳، صحیح ابن خزیمہ ۱۵۶۰، صحیح ابو عوانہ ج ۲ ص ۴۲، شرح السنہ ج ۳ ص ۳۷۰ —— ۱۸۲۔ عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۴ —— ۱۸۳۔ سنن ابی داوٗد ج ۱ ص ۲۵۴، صحیح مسلم ۴۳۸، سنن النسائی ج ۲ ص ۸۳، شرح السنہ ج ۳ ص ۳۷۰ —— ۱۸۴۔ عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۴ —— ۱۸۵۔ سنن ابی داوٗد ج ۱ ص ۲۵۱، صحیح ابو عوانہ ج ۲ ص ۴۰-۴۱، سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۲۱، شرح السنہ ج ۳ ص ۳۶۷ —— ۱۸۶۔ تحقیق المشکاۃ ج ۱ ص ۳۴۲ —— ۱۸۷۔ عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۱ —— ۱۸۸۔ صحیح مسلم ج ۴ ص ۱۵۹، سنن ابی داوٗد ج ۱ ص ۲۵۳، جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۲، سنن النسائی ج ۲ ص ۹۳، سنن ابن ماجہ ۱۰۰۰، مسند احمد ج ۲ ص ۳۳۶، ۳۶۷، صحیح ابن خزیمہ ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، صحیح ابن حبان ۳۸۵، صحیح ابو عوانہ ج ۲ ص ۳۷،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح السنہ ج ۳ ص ۳۷۱، نصب الرایہ ج ۲ ص ۳۶ ___ ۱۸۹- مجمع الزوائد ج ۲ ص ۹۳ ___
۱۹۰- جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۲ ___ ۱۹۱- صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۷، صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۱۱-۲۱۲،
جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۶، سنن النسائی ج ۱ ص ۱۲۶، الموطا ج ۱ ص ۱۵۳، مسند احمد ج ۳ ص ۱۶۳،
سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۹۶، الدارمی ج ۱ ص ۲۹۵، شرح السنہ ج ۳ ص ۳۸۶-۳۸۷ ___
۱۹۲- جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۶ ___ ۱۹۳- صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۱۲، مسند الشافعی ج ۱ ص ۱۳۷،
شرح السنہ ج ۳ ص ۳۸۸ ___ ۱۹۴- فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۲ ___ ۱۹۵- صحیح البخاری ج ۲
ص ۲۱۲ ___ ۱۹۶- فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۲ ___ ۱۹۷- جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۶ ___
۱۹۸- مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۷ (ب) الروض النضیر ج ۲ ص ۱۳۷، الاعتبار ص ۱۰۸ ___
۱۹۹- المغنی ج ۲ ص ۲۱۵ ___ ۲۰۰- بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۱۴۸-۱۴۹ ___ ۲۰۱- شرح السنہ ج ۳
ص ۳۸۵ ___ ۲۰۲- مجموع فتاویٰ ج ۲۳ ص ۳۹۶ ___ ۲۰۳- جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۴، سنن
ابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۲ ___ ۲۰۴- رواہ ابن ماجہ باسناد فیہ مقال ___ ۲۰۵- مجمع الزوائد ج ۲
ص ۹۵ ___ ۲۰۶- معجم الکبیر للطبرانی ج ۱۱ ص ۷۵۳، مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۵۸، المحلی ج ۳
ص ۸۳، کنز العمال ج ۷ ص ۶۳۵ ___ ۲۰۷- مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۶۰، المغنی ج ۲
ص ۲۲۰، کنز العمال ۲۲۴۴۵ ___ ۲۰۸، ۲۰۹- تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۱۹۴، عون المعبود ج ۱
ص ۲۵۲ ___ ۲۱۰- المغنی ج ۲ ص ۲۲۰ ___ ۲۱۱- تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۱۹۴، عون المعبود ج ۱
ص ۲۵۲ ___ ۲۱۲- عون المعبود ج ۱ ص ۲۵۲ ___ ۲۱۳- مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۸۲،
مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۲۳، المحلی ج ۴ ص ۵۸ ج ۵ ص ۸۷، کنز العمال ۲۲۹۱۳ ___
۲۱۴- مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۵۲، المحلی ج ۳ ص ۸۳ (مترجم) ___ ۲۱۵- المحلی ج ۳ ص ۴۳
___ ۲۱۶- المغنی ج ۲ ص ۲۱۶ ___ ۲۱۷- تعلیق علی فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۳ ___ ۲۱۸- المغنی
ج ۲ ص ۲۰۶ ___ ۲۱۹- سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۲، شرح السنہ ج ۳ ص ۳۷۴ ___ ۲۲۰-
مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۱۴۰، المغنی ج ۲ ص ۲۰۲، المحلی ج ۳ ص ۳۰۷-۳۰۸، بدایۃ المجتہد
ج ۱ ص ۱۴۵ ___ ۲۲۱- مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۱۴۱، سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۱۳۱، سنن
الدارقطنی ج ۱ ص ۴۴۰، المحلی ج ۳ ص ۳۰۶ ___ ۲۲۲- المحلی ج ۳ ص ۳۰۷ ___ ۲۲۳-
مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۸۸، قیام اللیل ص ۲۰۷، المحلی ۲۰۷ ج ۳ ص ۳۰۷ ___ ۲۲۴- المحلی
ج ۳ ص ۳۰۷ ___ ۲۲۵- مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۱۴۰، سنن الدارقطنی ج ۱ ص ۴۰۵،
مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۸۸، المحلی ج ۳ ص ۳۰۷ ___ ۲۲۶- مصنف عبدالرزاق ج ۳
ص ۱۴۰، سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۱۳۱، المحلی ج ۳ ص ۳۰۷ ___ ۲۲۷- المحلی ج ۳ ص ۳۰۷
___ ۲۲۸- کما فی المغنی ج ۲ ص ۲۰۲ ___ ۲۲۹- مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۱۲۶، المحلی ج ۳
ص ۳۰۷ ___ ۲۳۰- المغنی ج ۲ ص ۲۰۲ ___ ۲۳۱- المحلی ج ۳ ص ۳۰۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ